بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

(انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ یونس: ۶۴)

یادگارِ مجدّد

الفِ ثانی علیہ الرحمہ

مرتبین

ابو السرور محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی

ادارہ مسعودیہ

۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء

Marfat.com

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

(انہیں خوشخبری ہے دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ یُونس: ۶۴)

یادگارِ مجدّدِ الفِ ثانی علیہ الرحمہ

مُرتّبین

ابُوالسرور محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر عدنان خورشید مسعودی

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵ـ۱ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

حقوق طباعت محفوظ ہیں

۱۔ عنوان کتاب یادگارِ مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ

۲۔ مرتبین ابوالسرور محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر عدنان خورشید

۳۔ طابع حاجی محمد الیاس

۴۔ حرف ساز سید محمد منصور مسعودی

۵۔ ناشر ادارۂ مسعودیہ، کراچی

۶۔ مطبع

۷۔ طباعت ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ء

۸۔ اشاعت اوّل

۹۔ تعداد ایک ہزار

۱۰۔ قیمت روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، ضیاء منزل، شوگن مینشن، آف محمد بن قاسم روڈ، عید گاہ، کراچی، فون نمبر: 2213973

۲۔ فرید بک اسٹال، ۳۸، اردو بازار، لاہور۔ فون نمبر: 7224899

۳۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶۔۵۔ای، ناظم آباد، کراچی۔ فون نمبر: 6614747

۴۔ ضیاء القرآن پبلیکشنز، ۱۴۔انفال سینٹر، اردو بازار، کراچی فون نمبر: 2210212،2212011،2630411

۵۔ مکتبۂ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، کراچی، فون نمبر: 4926110

☆☆☆

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام ربانی کانفرنس

مورخہ ۲۷ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ/ ۱۱ مئی ۲۰۰۲ء بروز ہفتہ

پی ای سی ایچ سوسائٹی آفس کمیونٹی سینٹر، شاہراہ قائدین کراچی۔ ۵۴۰۰۰

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے

اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

ڈاکٹر اقبال

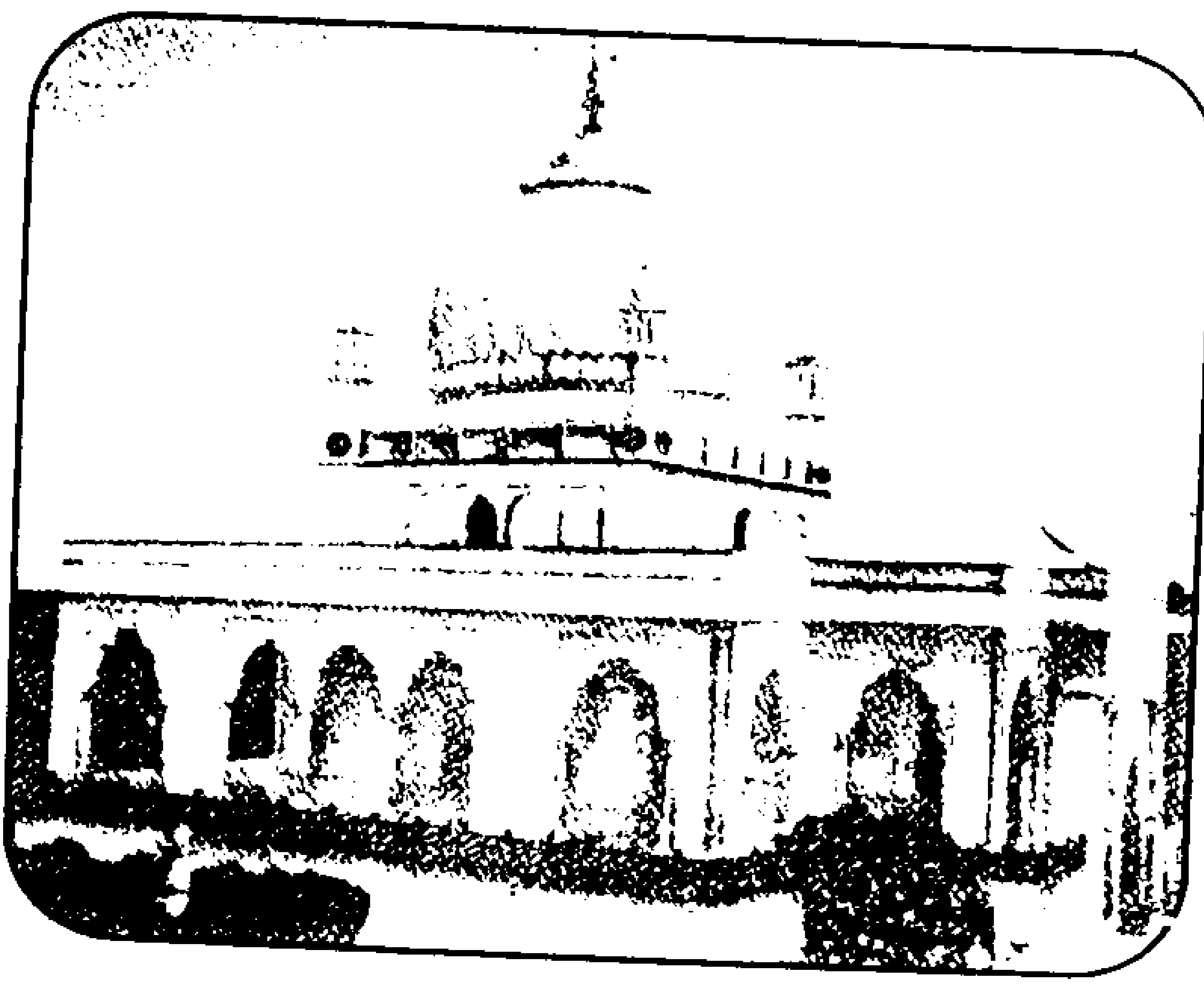

ادارۂ مسعودیہ کراچی

۲/۶، ۵۔ای ناظم آباد، کراچی

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

جھلکیاں

۱...... پیش گفتار حاجی معراج الدین مسعودی ۷

۲...... روئیداد ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۹

۳...... منقبت ماخوذ جواہر مجددیہ ۱۴

پیغامات

۱...... پیغام حضرت ابو حفص عمر مجددی سجادہ نشین خانقاہ شاہ ابوالخیر، کوئٹہ ۱۵

۲...... پیغام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور ۱۷

۳...... پیغام ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد شاہی امام وخطیب،
مسجد فتحپوری دہلی سجادہ نشین آستانہ عالیہ مسعودیہ مظہریہ ۱۹

۴...... پیغام ڈاکٹر مجیب احمد نقشبندی (دہلی)
سجادہ نشین خانقاہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ ۲۶

۵...... پیغام صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
آستانہ عالیہ شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ ۲۸

۶...... پیغام علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی
دارالعلوم سلطانیہ، کالادیو ضلع جہلم ۳۰

Marfat.com

خطبات و مقالات

١ خطبہ استقبالیہ

جاوید اقبال مظہری ٣٢

٢ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

اتباعِ سنت، مکتوبات کی روشنی ٣٧

٣ علامہ محمد رضوان احمد خاں نقشبندی

حضرت مجدد الف ثانی اور صحابہ ء کرام ٤٢

٤ علامہ ڈاکٹر حافظ عبد الباری صدیقی

محبت و صحبت اولیاء کرام ٥٣

٥ علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی

حضرت مجدد الف ثانی اور علم لدنی ٥٦

٦ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

تعلیمات امام ربانی کے عہد جہانگیری میں اثرات ٦٥

٧ صاحبزادہ ابو السرور محمد سرور احمد

تبلیغ دین اسلام میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے قید کے اثرات ٨١

٨ پیر نثار احمد جان سرہندی

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تعلیمات، کمالات واحسانات ٨٦

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

پیش گفتار

الحمد للہ ادارۂ مسعودیہ کے تعاون سے دوسری امام ربانی کانفرنس مورخہ ۱۱؍ مئی ۲۰۰۲ء بروز ہفتہ بمقام پی ای سی ایچ سوسائٹی کمیونٹی ہال، شاہراہِ قائدین، کراچی میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کی صدارت خانوادۂ مجددیہ کے چشم وچراغ حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی نے فرمائی جبکہ مسعودِ ملت حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی اور صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد میزبان تھے۔ کانفرنس میں حسبِ سابق معزز مقالہ نگار حضرات نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی عظیم شخصیت اور اُن کی علمی وروحانی شخصیت پر مقالات پڑھے، نیز نہ صرف اندرونِ ملک بلکہ بیرونِ ملک سے پیغامات بھی موصول ہوئے۔

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی کانفرنس کے موقع پر متعدد کتابیں منظرِ عام پر آئیں۔

آخر میں، میں اراکین ادارۂ مسعودیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کانفرنس کے انعقاد میں دامے درمے سخنے تعاون کیا اور اس کو کامیاب بنایا۔

Marfat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی عارفانہ اور ایمان افروز تعلیمات کو سمجھنے، ان کو عام کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حاجی معراج الدین مسعودی
صدر ادارۂ مسعودیہ، کراچی
۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ھ
اسلامی جمہوریہ پاکستان

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

روئدادامام ربانی کانفرنس

(۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء)

رپورٹ: ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

خانوادۂ مجدّدیہ کے چشم وچراغ حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجدّدی کابلی مدظلہ العالی کی زیر صدارت اور سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ مظہریہ کے شیخ طریقت محقق عصر حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی زیر پرستی ''امامِ ربانی کانفرنس'' ادارۂ مسعودیہ کراچی کے زیر اہتمام ۲۷، صفر المظفر ۱۴۲۳ھ / ۱۱مئی ۲۰۰۲ء کو پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کمیونٹی ہال کراچی میں منعقد کی گئی۔

بعد نماز مغرب قاری محمد ظفر احمد (نبیرۂ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ) نے تلاوت قرآن پاک سے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز کیا جبکہ سید محمد انیس مسعودی، ریحان قریشی، طارق احمد مدنی، عظیم نیازی، محمود الحسن اشرفی، محمد ذکی مسعودی، سید زمان علی جعفری، حافظ حسان مولانا محمد ندیم اختر قادری اور صاحبزادہ محمد جنید مجدّدی نے ھدیۂ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جناب صغیر احمد قاتلی ابوالعلائی نے حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ کی شان میں منقبت کا نذرانہ پیش کیا، نظامت کے فرائض مولانا جاوید اقبال مظہری نے ادا کیئے...... انہوں نے ''امام ربانی کانفرنس'' کی غرض وغایت اور حضرت مجدّد علیہ الرحمہ کے تجدیدی کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پورے ایشیا خاص

Marfat.com

کر پاکستان میں کلمۂ توحید کا بلند ہونا امام ربانی علیہ الرحمہ کی جانفشانی کا ثمر ہے انہوں نے ''نظریہ وحدۃ الوجود'' کو ''نظریہ وحدۃ الشہود'' کے ذریعہ تقویت بخشی، آپ کے تجدیدی کارناموں سے متاثر ہو کر ڈاکٹر اقبال بھی مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور خراج تحسین پیش کیا......

علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد، شاہی امام وخطیب مسجد جامع فتحپوری دہلی کا مقالہ پروفیسر عبدالرحمٰن (میرپور خاص) نے پڑھکر سنایا......

پروفیسر نثار احمد جان سرہندی مجدّدی (صدر شعبہ علوم اسلامیہ شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج، میرپور خاص) نے ''امام ربانی کی تعلیمات، کمالات اور احسانات'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آسمان علم ومعرفت پر چمکنے والے تاروں کی اپنی اپنی چمک ہے مگر حضرت مجدّد الف ثانی کے علم وعرفان کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی ہیں، آپ کے مکتوبات وہ جواہر پارے ہیں جو ہمیشہ روشنی کا کام دیتے رہیں گے......

الحاج محمد یونس باڑی مظہری کا مقالہ ان کے فرزند مولانا محمد اطہر باڑی مسعودی نے پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے گرانقدر کارناموں پر آپ کے ہم عصروں اور مفاخرین کا خراج عقیدت پیش کرنا آپ کی شان کو ظاہر کرتا ہے، موصوف نے ''حضرت مجدّد کے بارے میں متاخرین کے تاثرات'' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا......

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری (صدر شعبہ ارضیات جامعہ کراچی وجنرل سیکریٹری ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل) نے ''نفاذ شریعت

Marfat.com

اسلامی میں حضرت مجدّد کا کردار'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدّد قرآن کی عملی تفسیر تھے وہ پیکر شریعت تھے کیونکہ انہوں نے اپنے ذات پر پوری طرح سے شریعت اسلامی کو نافذ کیا ہوا تھا......

علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی مجدّدی (مدرس، دارالعلوم نضرۃ العلوم کراچی) نے ''امام ربانی اور علم لدنی'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مکتوبات اور امام ربانی علم لدنی کا خزانہ ہیں......

مولانا رضوان احمد نقشبندی (استاد دارالعلوم نضرۃ العلوم واستاذ اسلامک مشن یونیورسٹی، کراچی) نے ''حضرت مجدّد اور محبت صحابہ'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام ربانی نے دشمنانِ صحابہ کا بھرپور تعاقب کیا ہے ''رسالہ رد روافض'' کے علاوہ مکتوبات شریف میں بھی عظمت صحابہ کو خوب اجاگر فرمایا......

علامہ ڈاکٹر حافظ عبدالباری صدیقی (شاہی امام وخطیب جامع مسجد شاہجہانی ٹھٹھہ، سندھ، ونائب صدر، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی) نے ''حضرت مجدّد اور صحبت اولیاء'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اولیاء کرام کی صحبت میں بیٹھنا سو سال کی نفلی عبادت سے بہتر ہے، حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اہل اللہ کی محبت کو روح اسلام قرار دیا ہے اور اپنے اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلنے کی جابجا تاکید فرمائی ہے......

نبیرۂ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ جانشین مسعودِ ملت، صاحبزادہ ابوالسرور میاں محمد مسرور احمد نے ''تبلیغ دین اسلام میں حضرت

Marfat.com

مجدّد کی قید کے اثرات'' کے عنوان پر مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ عالم اسلام کی عظیم شخصیت تھے آپ نے تجدید واحیاء اسلام کی خاطر قید وبند کو بھی قبول کیا اور جہانگیر کے آگے سر نہ جھکا کر اسلام کی لاج رکھ لی، آپ کی قید وبند نے نفاذ اسلام کی راہیں ہموار کیں اور گمراہ حکمرانوں کے دل ودماغ کو یکسر تبدیل کر کے رکھ دیا......

امام ربانی کانفرنس کے نام مقتدر شخصیات کے پیغامات بھی موصول ہوئے جو کہ دورانِ کانفرنس وقتاً فوقتاً پڑھ کر سنائے گئے چنانچہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری (سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ، شرقپور شریف) کا پیغام کمانڈر (ر) ظفر احمد نے، نبیرۂ مفتی اعظم مولانا ڈاکٹر سعید احمد علیہ الرحمہ کے فرزند ڈاکٹر مجیب احمد نقشبندی (سجادہ نشین، درگاہ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ دہلی) کا پیغام علامہ رضوان احمد نقشبندی نے، پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی (سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور) اور علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور) کے پیغامات ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نقشبندی نے پڑھ کر سنائے اس موقع پر ادارۂ مسعودیہ کی جانب سے درج ذیل رسائل شرکاء میں تقسیم کئے گئے۔

۱۔ تاجدار سرہند ۲۔ وصال حضرت مجدد الف ثانی

۳۔ مجلّہ المظہر (امام ربانی نمبر) ۴۔ ارشاداتِ طیّبات

جبکہ مقالہ نگار حضرات کو اسناد تقسیم کی گئیں اور دیگر علماء ومشائخ کو ضخیم کتب کے تحائف پیش کئے گئے، اختتام پر صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ

Marfat.com

پیش ہوا جبکہ حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی نے دعائے خیر فرمائی اور حاضرین کو طعام پیش کیا گیا...... کانفرنس میں تقریباً آٹھ سوافراد نے شرکت کی جبکہ خواتین کیلئے علیحدہ باپردہ انتظام تھا جہاں سے تقریباً ڈیڑھ سو خواتین نے استفادہ کیا...... اس موقع پر مدارس دینیہ کے مستحق طلبہ میں زکوۃ فنڈ سے کتب بھی تقسیم کی گئیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

منقبت

تعالیٰ اللہ کے یارا ہے آں حضرت کی مدحت کا
ہے نام پاک شیخ احمد گل باغ ولایت کا

کہ ہے وہ گوہر یکتا خدا کی بحر قدرت کا
لطیفہ ہے رسول اللہ کی نور بشارت کا

وہ ہے قطب زمان بل قطبِ اقطاب زمانہ ہے
ستارہ ہے درخشاں وہ سمائے نورِ وحدت کا

شہ غوث الوریٰ نے نور حضرت پر نظر کر کے
عطا فرمادیا پہلے ہی سے خرقہ خلافت کا

پس انکا دوست مومن ہے عدو ان کا منافق ہے
ہے یہ قول ولی اللہ ولی رب عزت کا

جہاں پائے مبارک ہیں شہنشاہِ دو عالم کے
وہاں صدیق اکبر کا سر شاہِ صداقت کا

قدم صدیق اکبر پر نہایت لطف وخوبی سے
جھکا سر ہے مجدد آفتاب ذی جلالت کا

نسب ملتا ہے ان کا حضرت فاروق اعظم سے
جہاں کے پادشاہوں پر اثر ہے جن کی دہشت کا

کرتے ظاہر میں شرع پاک کی تحقیق اور تصحیح
طریق باطنی سے بھی مٹایا رخ ضلالت کا

ہے نسب آپ کا اقدام سبھی پیروں کی نسبت سے
یہ درجہ خاص ہے صدیق اکبر ذی وجاہت کا

گیا وہ شاہ ہے شمع حریم کبریائی تک
کہ تھا وہ مقتدا اقطاب اور اہلِ ولایت کا

طریقہ آپ کا نور نبوت اور ولایت ہے
صحابہ تابعین کا اور سرکار رسالت کا

کیا الحاد وبدعت اور ضلالت کو جدا دیں سے
معاون شرع نبوی کا طریقت اور حقیقت کا

تھا جب دین نبی گرداب بحر علم عقلی میں
کیا در بند ملحد کبرو کافر کی شرارت کا

رہے تابان اخیر الف ثانی تک طریقہ یہ
ہے کیونکہ دورِ حق گو اس زماں تک انکی صولت کا

(بحوالہ جواہر مجددیہ ص ۱۱۵)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

پیغام

حضرت ابو حفص عمر مجددی

(خانقاہ شاہ ابوالخیر، کوئٹہ)

جناب محترم و مکرم صاحب مکارم والا فضاں ڈاکٹر صاحب مدظلہ العالی وارکان ادارۂ مسعودیہ حفظکم اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ ودعوت نامہ کانفرنس بیاد حضرت امام ربانی قدس سرہ موصول ہوا، شکر بے حد وامتنان بے عد بعد مسافت وعلالت طبع مانع ہیں ورنہ محافل مبارک کہ میں شرکت سعادت دارین ہے پھر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کہ آپ کی یاد سے شمیم وصل جانان می زند سر

رونق اسلام وامام صفی — مرشد آفاق مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی

تازہ کن سنت احمد علیہ وسلم شدہ — برقدم پاک محمد شدہ

ماحی بدعت وضلالت بود — سلسلۂ ش تابقیامت بود

سلسلہ نسبت وارشاداو — قائم وباقی است زا مداداو

پاک وسلامت بود این سلسلہ — تابقیامت بود این سلسلہ

کز قدمت فخر ومباہات ما — خاک نعالت شرف ذات ما

عَنْ عَبْدِاللہِ رَضِیَ اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُل'' اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ یَارَسُولَ اللہِ کَیْفَ تَقُولُ فِی رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًاوَلَمْ یَلْحَقْ بِھِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ..... سبحان اللہ کیا مبارک

Marfat.com

بشارت ہم عاجزوں کیلئے ہے۔ اور محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ محبوب کا ذکر اجتماعی وانفرادی طور سے بکثرت کیا جائے جس کے دیکھنے سے، سننے سے، پڑھنے سے، اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہو جائے۔ فرمان سیّدالاولین والآخرین ﷺ کہ (عندذکر الصالحین تنزل الرحمه)۔ ممکن ہو تو ان عتبات عالیہ پر حاضر ہو ورنہ احوال مبارکہ سنیہ پڑھ کر سن کر طمانیت قلب حاصل کرے اور بمصداق وَذَكِّرْهُمْ بِاَ يَّامِ اللهِ۔ ایام فاضلہ جو اصان ومقربان بارگاہِ ایزدی سے منسوب ہیں کی تجلیل فرما کر تشویق دلائیں۔

دیکھا جارہا ہے وہی مبارک جماعت جو طرق مبارکہ سے متعلق ہیں سلف صالحین وطریقہ ادب پر قائم ہیں طُوبیٰ لَهُمْ ثُمَّ طُوبیٰ۔ اور یہ تعلق اس ائتلاف کا ثمر شیرین ہے۔

الاَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمآتَعَارَفَ مِنهَا ائْتَلَفَ
وَمَا تَنَاكَرَ مِنهَا اخْتَلَفَ۔

اگر نخواستے داد نداد ے خواست۔ یہی تعلق غلامی سعادت اخروی ہے۔ ادارہ مسعودیہ کے ارکان جو اس خیر باقی کی تجلیل کے ساعی ہیں عاجز کی طرف سے تہانی بے حساب قبول ہوں اس عاجز کو دعوات صالحہ میں یادرکھیں والحمدللہ اوّلاً وآخِراً والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ وعلی الہٖ وصحبہٖ اجدادا سرورا۔

احقر ابوحفص عمر مجددی
خانقاہ شاہ ابوالخیر، پیر ابوالخیر روڈ کوئٹہ
۲۶ر صفرالمظفر ۱۴۲۳ھ / ۱۰ مئی ۲۰۰۲ء

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

پیغام

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

مجھے یہ جان کر دلی خوشی ہوئی کہ پیر طریقت ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی سرپرستی میں ادارۂ مسعودیہ، کراچی کے زیر اہتمام پی۔ای۔ سی۔ ایچ۔ سوسائٹی کمیونٹی ہال، شاہراہ قائدین، کراچی میں ۲۷ صفر ۱۴۲۳ھ کو ''امام ربانی کانفرنس'' منعقد کی جارہی ہے۔

یہ حقیقت بے نقاب ہو کر سامنے آچکی ہے کہ فتنہ وفساد کے موجودہ دور میں جبکہ لادینی اور طاغوتی قوتیں ملک پاک پر مسلط ہونے اور چھاجانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگارہی ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ اولیاء کرام مثلاً حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضور سیدنا غوث اعظم اور حضرت مجدّد الف ثانی رحمہم اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل پیرا حضرات کی سرپرستی میں ان حضرات کے ارشادات اور افکار عوام وخواص تک پہنچائے جائیں۔ کون نہیں جانتا کہ ان بزرگوں کے انفاس عالیہ اور مساعی جمیلہ کے طفیل کفر وشرک اور بدعات کی تاریکیاں دور ہوئی تھیں۔ تو آج ان کی تعلیمات اور افکار عالیہ کی اشاعت ہی سے لادینیت کے سیلاب کے آگے بند باندھا جاسکتا ہے۔

امام ربانی اسی قافلہ کے سالار ہیں جن کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے: هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيْسُهُمْ یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس

Marfat.com

بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہوتا..... ہمیں اگر ان حضرات کی حیات ظاہری میں شرف ہم نشینی حاصل نہیں ہو سکا تو ہم ان کی یاد میں منعقد ہونے والی مجلس میں شامل ہو کر تو مستفید ہو سکتے ہیں اور یہ بھی کچھ کم شرف نہیں ہے۔

دعوت نامہ میں یہ صراحت دیکھ کر خوشی ہوئی کہ کانفرنس میں کوئی صاحب ننگے سر نہ بیٹھیں' کوئی مہمان کیمرہ ساتھ نہ لائے اور تیسری بات یہ کہ نشست فرشی ہو گی یعنی تمام شرکاء کرسیوں پر نہیں بلکہ زمین پر بیٹھیں گے۔ واقعی مقدس اور دینی محافل میں یہی اہتمام ہونا چاہئے۔

والسلام

محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

پیغام

ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد

شاہی امام وخطیب، مسجد جامع فتحپوری، دہلی

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز کانفرنس کراچی میں منعقد کی جارہی ہے اس خبر سے بہت خوشی ہوئی۔ اگر حالات نے مجبور نہ کیا ہوتا تو جی چاہتا ہے کہ اس کانفرنس میں شریک ہو کر استفادہ کیا جائے۔ اولیاء اللہ کے تذکروں میں ایمانی جلا اور روحانی قوت حاصل ہوتی ہے۔ کیا کیا ملتا ہے اس کا تو بیان ہی نہیں کیا جاسکتا' یوں کہیے کیا نہیں ملتا؟ ہاں ہاں! سب کچھ ملتا ہے۔ بھری مرادیں حاصل ہوتی ہیں اور جھولیاں بھری جاتی ہیں۔ اخلاص اور نسبت شرط ہے۔ جنہیں عقیدت ہی نہیں ہے۔ جو یقین ہی نہیں کرتے بلکہ یوں کہیئے جو بے ادب اور گستاخ ہوتے ہیں اُنہیں کچھ نہیں ملتا۔

باادب بانصیب اور بے ادب بے نصیب۔

مادیّت پرستی نے آج سب کا رُخ موڑ دیا ہے۔ جدھر دل لگانا چاہیئے اُدھر تو لگایا نہیں جاتا۔ اس کے برعکس فضول، فانی اور لایعنی چیزوں میں لوگ کھوئے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وہ تو عظیم الشّان مدارج کے مالک ہیں۔ اُن سے محبت رکھنے والے اور اُن کا تذکرہ کرنے والے کبھی محروم نہیں رہتے۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ (۲۹۷ھ/۹۰۹ء) نے کیسی نفیس اور پیاری بات فرمائی اور کیسی عظیم منقبت کی طرف آگاہی بخشی۔ اِس پُر آشوب دور میں اس حقیقتِ باہرہ کو سمجھنے، یادرکھنے اور عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ فرماتے ہیں:

''اولیاء اللہ کے ملفوظات وحالات پڑھنے، لکھنے اور سننے میں ان گنت فائدے ہیں .... اُن کا کلام ایک غیبی لشکر ہے۔ جب ہم ہر طرف سے مایوس ہوجاتے ہیں' اس لشکر سے اچانک ہمارا دل قوی ہوجاتا ہے اور کام کرنے کو جی چاہنے لگتا ہے۔''

آج بے دلی نے ہم کونکما کردیا ہے، کام میں جی لگانا ہے تو پہلے ان سے جی لگاؤ تاکہ بے دلی ختم ہوجائے اور کام کرنے کی (عبادت اور ریاضت کی) قوت اور حوصلہ پیدا ہوجائے۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس پوشیدہ سرچشمہ کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔

حکایات المشائخ جندمن جنود اللہ تعالیٰ۔ مشائخ کی باتیں اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ (صفحہ ۱۹ سیرت مجدّد الف ثانی از حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ)۔

مشائخ کی توشان ہی عظمتوں ورفعتوں میں شامل ہے پھر اُس میں بھی حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نقشبندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت جن کے بارے میں لکھنا مجھ جیسے کم علم طالبعلم کے لئے بہت ہی مشکل ہے۔ مقام ادب ہے۔ آپ کا لقب بدرالدین، کنیت ابوالبرکات

Marfat.com

ہے۔ خزینۃ الرحمۃ اور قیوم الدھر آپ کی شان ہے۔ آپ امام ربانی، محبوب صمدانی، مجدد الف ثانی ہیں جن کا پوری امت پر احسانِ عظیم ہے..... امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آپ کو نسبی نسبت ہے اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امیر المومنین سے آپ کو روحانی نسبت ہے۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ دونوں ہی نسبتیں نور '' علیٰ نور ہیں۔ دونوں ہی امام الانبیاء اور سید المرسلین، محبوبِ رب العالمین، رحمت للعالمین ﷺ کے منظور نظر ہیں اور روضۂ منورہ میں آپ ہی کی خدمت میں آرام فرما ہیں۔ گویا حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت آقائے دوجہاں ﷺ سے عظیم الشان انداز میں قائم ہے اور ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک کیلئے قائم ہے۔ جو بھی آپ کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہوتا ہے وہ رحمت للعالمین ﷺ کے فضل و کرم کے سایۂ آغوشِ رحمت میں آجاتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اکبر بادشاہ کے دین الٰہی کے فتنہ کو فرو فرمایا۔ جہانگیر نے آپ کو گوالیار کے قلعہ میں محصور تو کر دیا تھا لیکن اس میں بھی مشیعت الٰہیہ کارفرما تھی کہ جیل کے ہزاروں بے بس پریشان حال بھی آپ سے فیضیاب ہو سکیں نیز ہمیشہ کے لئے جہانگیر آپ کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو گیا اور موشگافیاں کرنے والوں کی زبانیں بھی بند ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہے جسے سمجھنے سے عام انسان قاصر ہیں۔ بزرگوں کی نگاہیں تو سب کچھ دیکھتی ہیں اور وہ اس سے آگاہ ہوتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کو بھی پہلے سے ہی آگاہی تھی کہ کچھ آزمائش آنے والی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد

Marfat.com

مسعود احمد صاحب مد ظلہ' العالی سیرت مجدد الف ثانی میں اس طرح رقم طراز ہیں:۔

''حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو اپنی اسارت کا پہلے ہی از روئے کشف علم ہو گیا تھا چنانچہ آپ نے اس کا اظہار نہیں فرمایا تھا، محمد امین بدخشی نے لکھا ہے:۔

ایک روز آپ نے فرمایا کہ ۵۰ اور ۶۰ سال کے درمیان مجھ پر ایک بلا نازل ہو گی اور اس سے میری تربیتِ جلالی کی جائے گی، وہ مقامات اور کمالات جو بے مثال اور لامحدود ہیں، بغیر اس محنت و مصیبت کے میسر نہیں ہوں گے۔''

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ یہ مکاشفہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوا۔ اور اس قید میں کمالات عالیہ پر فائز ہوئے اور قیدی کافروں کو مشرف باسلام فرمایا۔ بہت سے قیدیوں کی تربیت فرمائی۔ آپ نے فرمایا:۔

''مجھے ان لوگوں کی اصلاح و تربیت کیلئے یہاں لایا گیا ہے، اگر بادشاہ مجھ پر غضب نہ کرتا تو یہ قیدی کیسے ہدایت پاتے اور میں ان بلند درجات و مقامات پر کیسے پہنچ پاتا۔''

(سیرت مجدد ص ۱۸۱)۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو تو نوشتہء تقدیر پر بھی آگاہی حاصل تھی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مد ظلہ' نے

Marfat.com

اس بات کی طرف بھی اشارہ فرماتے ہوئے لکھا ہے:۔

''۱۵ر شعبان المعظم ۱۰۳۴ھ کا ایک عجیب وغریب واقعہ صاحبزادگان نے خواجہ بدرالدین سرہندی سے اس طرح نقل فرمایا:۔

حضرت والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ شب برات تھی اور حضرت خلوت خانے میں شب بیداری فرمارہے تھے، دوپہر رات گذرچکی تھی' اندرون خانہ تشریف لائے' میں مصلّے پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی، میں نے آپ سے پوچھا۔

کیاآپ نے تہجد کی نماز پڑھ لی؟ فرمایا:۔

نہیں ابھی نہیں پڑھی، طبیعت ذراملول تھی، جی میں آیا کہ تھوڑی دیرلیٹ جاؤں پھر تہجد کے لئے اٹھوں گا۔

تھوڑی دیر سوگئے' اس کے بعد اُٹھ بیٹھے، وضو کیلئے پانی طلب فرمایا،آپ وضو فرمارہے تھے، میری زبان سے یہ بات نکلی کہ نہ معلوم خدانے آج کس کس کے نام ورقِ ہستی سے مٹائے ہوں گے۔ یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا:۔

تم یہ بات شک اور تردّد سے کہہ رہی ہو، اس شخص کا کیا حال ہوگا جو یہ دیکھ رہاہے اور جانتا ہے کے صحیفۂ ہستی سے اس کا نام مٹادیا گیاہے۔''

(خواجہ بدرالدین سرہندی: وصال احمدی' ص ۴'۵)۔

Marfat.com

سبحان اللہ! یہ ہے شانِ مجدّدیت، ہر طرف کی خبر ہے۔ یہ فضل رب العالمین ہے۔ اُن کی تو شان ہی نرالی ہے جب ہی تو وہ اپنے مُریدین اور عقید تمندوں کی دستگیری فرماتے ہیں اور اُن پر خاص کرم فرماتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

''جو شخص بھی ہمارے طریقے (سلسلہ) میں داخل ہوا اور داخل ہو گا قیامت تک بالواسطہ یا بلاواسطہ مردوں میں سے یا عورتوں میں سے وہ سب میری نظر میں لائے گئے اور ان کا نام نسب مولد اور مسکن بھی مجھے بتایا گیا اگر چاہوں تو سب کو بیان کر سکتا ہوں۔''

(مکاشفہ نمبر ۳۳ حضرات القدس)

مُریدین کی تربیت کے لئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

''لوگ سمجھتے ہیں کہ ریاضت کے معنی بھوکا رہنا اور روزہ رکھنا ہے لیکن کھانے میں توسط اور توازن قائم رکھنا دوام روزہ سے زیادہ مفید ہے۔ جب لذیذ کھانا سامنے رکھا ہو تو آدھی بھوک تک کھانا اور پھر کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا بہت بڑی ریاضت ہے اور اُن لوگوں کی ریاضتوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ کیونکہ اُن لوگوں نے تو کھانا دیکھا ہی نہیں اور کھانے سے باز رہے اور یہ لوگ تو اس میں سے کچھ چکھ کر باز رہے ہیں۔''

(ملفوظ نمبر ۱۶ حضرات القدس)۔

Marfat.com

امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی وفات کا بھی علم ہو گیا تھا۔آپ نے مریدین اور صاحبزادوں کو اس کی اطلاع دیدی تھی ۔آپ نے وصیت فرماتے ہوئے فرمایا کہ قرآن اور سنت کی پیروی کرنا، علماء و بزرگوں کی فرمانبرداری کرنا، مراقبہ جاری رکھنا، شریعت کے مخالف علماء کے پاس ہرگز نہ جانا، عبادت زیادہ سے زیادہ کرنا۔ کوئی شخص کرامات دکھائے لیکن اس کا عمل شریعتِ محمدیہ ﷺ کے خلاف ہو تو اُسے ہرگز سچا نہ ماننا، جو تحریر میں چھوڑ کر جارہا ہوں اُس پر عمل کرنا تاکہ تمہیں شامل حال اور میرے باطنی علم سے حصہ ملے۔اس کے علاوہ کچھ اور وصیتیں بھی فرمائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سچی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔اور اُن کا فیض ہمارے شامل حال رہے ۔آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین۔

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

پیغام

ڈاکٹر مجیب احمد نقشبندی

سجادہ نشین خانقاہ حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ، دہلی

میں اراکین ادارہ مسعودیہ، کراچی (پاکستان) کو مبارک باد دیتا ہوں' جنہوں نے عظیم ولی کامل، مجدّد دین وملت، حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کی یاد میں کانفرنس کو منعقد کیا۔ اس نہایت تاریک اور مشکل وقت میں حضرت مجدّد علیہ الرحمہ کی تعلیمات نہایت ہی اہمیت کی حامل ہیں، ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کے پیغامات اور تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلائیں۔

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کی شان بہت بلند ہے۔ آپ کی آمد آمد کی حضور انور ﷺ نے خبر دی۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے لئے اپنا خرقہ عطا فرمایا جو آپ تک پہنچایا گیا۔ آپ کے مرشد کریم حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ نے کابل سے دہلی جاتے ہوئے سرہند شریف میں ایک عظیم چراغ دیکھا جس سے سارا عالم روشن تھا۔ جب حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ کی آپ سے پہلی ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ وہ چراغ تم ہو۔ حضرت خواجہ حسام الدین رحمتہ اللہ علیہ نے خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی، آپ منبر پر تشریف فرما ہیں اور فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شیخ احمد سرہندی کو اسلام کا مجدّد بنایا ہے۔

Marfat.com

حضرت مجدد علیہ الرحمہ دین کا ایک عظیم سرمایہ ہیں۔انہوں نے جس طرح امت محمدیہ ﷺ کو منافقوں اور مرتدوں سے محفوظ رکھا اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔اکبر بادشاہ نے اپنے آخری دور میں دین الٰہی ایجاد کر کے اسلام کے خلاف رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تھی لیکن آپ نے پوری قوت سے جدوجہد کی اور مسلمانوں کو اس کے اثرات سے محفوظ رکھا۔یہ اس لئے ممکن ہوا کہ آپ حضور انور ﷺ کی کامل محبت اور اطاعت سے سرفراز تھے۔حضور انور ﷺ کی شان یہ تھی کہ آپ کو دیکھنے والے صحابی بن گئے جن کے مرتبہ تک کوئی مسلمان نہیں پہنچ سکتا۔جس کے دید کی یہ شان ہے اس کی محبت کی کیا شان ہو گی؟حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی محبت نے اس مقام تک پہنچایا کہ کوئی صحابی بھی نہیں پہنچ سکتا۔

الغرض حضور انور ﷺ کی اسی محبت واطاعت کو زندہ کرنا ہے۔یہی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا پیغام ہے۔آیئے اس پیغام کو ہم سب مل کر گھر گھر پھیلائیں خود بھی مستفیض ہوں اور لوگوں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اولیاء اللہ کی محبت،آلِ رسول اور رسول اللہ ﷺ کی محبت سے مالا مال فرمائے اور ہم کو دین و دنیا میں کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار فرمائے۔

آمین۔فقط والسلام

ڈاکٹر مجیب احمد نقشبندی

سجادہ نشین خانقاہ حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ،دہلی

۲۳رصفر المظفر ۱۴۲۳ھ بمطابق ۷رمئی ۲۰۰۲ء

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

پیغام

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

(آستانہ عالیہ شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ)

گرامی قدر ڈاکٹر صاحب!.... زید مجد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'!........

الحمدللہ کہ حسب سابق، عظیم روحانی پیشوا حضرت مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں ۱۱ر مئی کو مجدّد کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔اِس انتہائی مبارک تقریب کے موقع پر جملہ منتظمین 'بالخصوص آپ کی خدمت میں ہدیہء تبریک پیش خدمت ہے اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو' حضرت مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کو فروغ دینے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔آمین۔

حضرت مجدّد رحمتہ اللہ علیہ کا یہ کارنامہ کتنا عظیم ہے کہ جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اکبری دین کا محاسبہ کیا تو اکبر نے حضرت کو دعوت مناظرہ دی جو اکبر کی موت پر منتج ہوئی اس کے بعد جہانگیر فرمانروا ہوا تو اس نے سجدۂ تعظیمی کا حکم دیا مگر اس مرد قلندر نے فرمایا: ''جو گردن شب وروز خُدا کے حضور جھکتی ہے وہ غیر اللہ کے سامنے کیسے جھک سکتی ہے 'بقول ناظم۔

گردن نہ جھکی جس کی سلاطین کے آگے
آخر کو جُھکے خود ہی جہانگیر وجہاندار

Marfat.com

یعنی جہانگیر نے سجدہ کیلئے اصرار کیا آپ کو گوالیار کے قلعہ میں نظر بند کر دیا گیا۔ اَب قلعہ! قلعہ نہ رہا بلکہ وہ ایک خانقاہ کی شکل اختیار کر گیا اور فضائیں قال اللہ و قال الرسول ﷺ کی صداؤں سے گونج اٹھیں۔ ایک سال بعد جہانگیر کے بخت بیدار ہوئے اور اس نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے اپنی کوتاہیوں کی معافی چاہی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی رہائی کے حکم صادر کئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سجدہ دربار کو موقوف، گاؤ کشی کی آزادی، شہید مساجد کی دوبارہ تعمیر' ہر شہر و ہر قصبے میں مکتب اور مدرسے، جو دینی تعلیم سے آراستہ کریں کے قیام اور خلاف شریعت قانون یک قلم منسوخ کرنے کی شرائط پیش کیں تمام شرائط مان لی گئیں تب حضرت جیل سے باہر آئے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی حیات مُبارکہ کی یہ جھلک اُمت مسلمہ کو یہ پیغام دے رہی ہے کہ جس طرح حضرت مجدّد رحمتہ اللہ علیہ نے دینِ اکبری کا مقابلہ کیا تھا اسی طرح ہمیں آج کی اِلحادی اور طاغوتی قوتوں کا ڈَٹ کر مقابلہ کرنا چاہئے۔ اور حق کے پرچم کو سربلند رکھنے کیلئے نعمت ایقان سے مالا مال ہو کر مِلّت اسلامیہ کی خدمت کے لئے مستعد اور سرگرم رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک شہ لولاک ﷺ کے طفیل ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

مدیر اسلام ماہنامہ نُور اسلام و مہتمم دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ شرقپور شریف۔ ضلع شیخوپورہ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

پیغام

علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی
دارالعلوم سلطانیہ، کالادیو ضلع جہلم

امام ربانی غوث صمدانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی کی خانقاہ عرفان پناہ عوام وخواص کے لیئے ایک عدیم النظیر کامل روحانی تربیت گاہ تھی۔ اس کے تربیت یافتہ افراد ایسے رجالِ کار تھے جو آسمان رشد وہدایت کی کہکشاں کے نمایاں تابانی کے حامل ستارگاں تھے۔

بنیادی طور پر اگرچہ وہ روحانی تربیت گاہ تھی لیکن اس میں علمی تشنگی کی تسکین کا ایسا وافر انتظام تھا جس کی مثال دورِ حاضر کی بڑی بڑی علمی درسگاہیں پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ عقیدت کی شدت اور اس کے غلو کا نتیجہ نہیں ہے۔ شرح مطالعہ مع حاشیہ میر، شرح حکمۃ العین، حاشیہ عضدی، تحریر اقلیدس، شرح مواقف، تلویح، حاشیہ خیالی، مشکوۃ المصابیح اور صحیح البخاری وغیرہ خانقاہ مبارکہ کے روزمرہ کے اسباق تھے۔

خود حضرت امام ربانی قدس سرہ العزیز، آپ کے صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کے خلفائے کرام مسند تدریس پر فائز تھے۔ ان بزرگوں کی سیرت کی کتابوں میں ان کے روزانہ کے معمولات پر نظر ڈالیئے تو معلوم ہوگا تدریس کے لئے اوقات

Marfat.com

متعین تھے۔

حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز کی ذات بابرکات سے منسوب دورِ حاضر کی تمام خانقاہوں میں بالخصوص اور دیگر سلاسل طریقت کی روحانی تربیت گاہوں میں بھی روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ خانقاہی نظام کے اس شعبہ کو ازسرِ نو زندہ کرنا وقت کی اہم پکار' اہل اسلام کی اشد ضرورت اور مجدّدی سلسلۂ مبارکہ سے وفاداری کا تقاضا ہے۔

فقط

محمد علیم الدین نقشبندی عفی عنہ

دارالعلوم سلطانیہ.... کالادیو جہلم

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

خطبۂ استقبالیہ

امامِ ربانی کانفرنس

مورخہ ۲۷ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ / ۱۱ مئی ۲۰۰۲ بروز ہفتہ
بمقام پی ای سی ایچ سوسائٹی آفس، کمیونٹی ہال شاہراہ قائدین، کراچی

ہزار ہزار سپاس ہیں اللہ رب العزت کے لیے کہ جس نے اپنے حبیب لبیب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی لاڈلے اور محبوب جلیل القدر عارف کامل اور عالم ربانی یعنی امام سنت حضرت شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کی یاد میں یہ عظیم الشان کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ کانفرنس کا اہتمام ادارۂ مسعودیہ کراچی پاکستان نے کیا ہے۔

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ، اللہ کے وہ محبوب ہیں کہ جن کی تشریف آوری سے برسوں پہلے اہل بواطن نے اُن کی ولایت کے انوار فضائے بسیط پر ملاحظہ فرمائے۔

حضرت مجدّد الف ثانی نے ایک ایسے وقت کلمہ حق بلند فرمایا جب شہنشاہ اکبر نے نام نہاد دین الٰہی نافذ کر کے اسلام اور شعار اسلام کا کھلے عام مذاق اُڑایا، مساجد کو ویران کیا۔ شہنشاہ جہانگیر نے اکبر کی روش پر چلتے ہوئے سجدۂ تعظیمی کو لازمی قرار دیا۔ حضرت مجدّد الف ثانی نے

Marfat.com

دو جابر بادشاہوں کے سامنے کلمہء حق بلند فرمایا اور اپنے علمی و روحانی مکتوبات کے ذریعے مردہ دلوں کو ذکر حق سے زندہ کر دیا۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیاء دین کا صدقہ ہے کہ آج ایشیاء، خاص کر برصغیر میں اسلامی جمہوریہ پاکستان وجود میں آیا جہاں توحید کا پرچم سربلند ہے اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قندیلیں روشن ہو رہی ہیں۔ آج ہم ایسی ہی عظیم ہستی کی یاد میں کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں کہ جس کے علوم و معارف کا ڈنکہ نہ صرف چار دانگِ عالم میں بج رہا ہے بلکہ اہل بواطن کے مشاہدے کے مطابق ان کی زبان مبارک سے نکلنے والے کلمات فضائے بسیط میں موجود ہیں اور اُن کی ضیاء سے کل عالم روشن ہے۔

برمنگھم انگلستان سے جناب منیر حسین مسعودی مکتوبات امام ربانی کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

> ''سچی بات یہ ہے کہ اسلامی ادب عالیہ میں مکتوب شریف کا بہت ہی بلند مقام ہے۔ میرے نزدیک مکتوبات شریف میں نہایت ہی عالمانہ انداز میں سنجیدہ اور دھیمے لہجے میں عقائد اہلسنت والجماعت کی صحیح رُوح کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کا سہرا امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے سر ہے کہ انہوں نے وحدت الوجود کے بارے میں مختلف نظریات کو وحدت الشہود ذریعے سے ایک نئی جلا

Marfat.com

عطا فرمائی۔ مجھے یقین ہے جو علماء علوم ظاہری
وباطنی سے آراستہ وپیراستہ ہیں۔ وہ مکتوبات کی
شرح میں بے شمار جلدیں لکھ سکتے ہیں۔''

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تعلیمات کی جس قدر ضرورت اُس دور میں تھی اُس سے زیادہ اس دور میں ہے۔آپ نے اپنے مکتوبات اور دیگر تصانیف کا ایک انمول اور نادر ذخیرہ چھوڑا ہے۔ اہل علم ودانش آگے آئیں اور آپ کی تعلیمات کو عام کریں۔

شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، حضرت مجدّد الف ثانی کے مزار مبارک واقع سرہند شریف حاضر ہوئے اور فیض یاب ہوئے۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ حضرت مجدّد الف ثانی کی قبر شریف پر انوار الٰہیہ کی بارش ہو رہی ہے۔ بلا شبہ وہ صاحب اسرار ہیں اور بر صغیر جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے مذہب وملت کے نگہبان ہیں چنانچہ اقبال اُس بدرِ کامل کی مرقد انوار پر نذرانہ عقیدہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلع انوار

اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہباں
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار

Marfat.com

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی امام ربانی کانفرس کے موقع پر جو کتابیں منظرِ عام پہ آئی ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے۔

۱......یادگارِ مجدّد

۲......جواہر مجدّدیہ مؤلفہ خواجہ احمد حسین

۳......ارشادات حضرت مجدّد الف ثانی مؤلفہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ سید ابوالبرکات سید احمد شاہ قادری رضوی علیہ الرحمہ خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ۔

۴......آفتاب ولایت مؤلفہ جاوید اقبال مظہری

۵......وصال حضرت مجدّد الف ثانی مؤلفہ جاوید اقبال مظہری

۶......تاجدار سرہند مرتبہ حاجی معراج الدین مسعودی

اس کانفرنس کی صدارت خانوادۂ مجدّدیہ کے چشم و چراغ حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجدّدی فرمارہے ہیں جبکہ میزبانی کی سعادت شیخ طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندی مجدّدیہ مظہریہ مسعود ملت حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، حضرت صاحبزاداہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب اور ادارۂ مسعودیہ کے تمام اراکین و ممبران حاصل کررہے ہیں۔ کانفرنس میں بڑی تعداد میں علماء و مشائخ تشریف لائے ہیں جبکہ ملک کے طول و عرض اور بیرونی ممالک سے علماء و مشائخ اور دانشوروں کے پیغامات بھی موصول ہوئے ہیں جو کاروائی کے دوران وقتاًفوقتاًپڑھ کر سنائے جائیں گے۔ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی

Marfat.com

مقالہ نگار حضرات کو سرٹیفکیٹ پیش کیے جائیں گے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اقبال کا یہ شعر دعوتِ فکر و عمل دے رہا ہے کہ:۔

تین سو سال سے ہیں ہند کے مے خانے بند
اب مناسب ہے تیرا فیض عام ہو اے ساقی

پیش کردہ جاوید اقبال مظہری

۱۱ مئی، ۲۰۰۲ بروز ہفتہ

☆☆☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اتباعِ سنت، مکتوبات کی روشنی میں

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (ال عمران:۳۱)۔

ترجمہ: اے محبوب تم فرمادو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں محبوبیت اور مغفرت کی بشارت ہے، اتباع کرنے والا اللہ کا محبوب بھی بن جاتا ہے اور اس کے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حضور انور ﷺ کی طرف متوجہ فرمایا..... اس لیے حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مکتوبات شریف میں سنت کی پیروی کی طرف متوجہ فرمایا ہے ...آپ نے یہاں تک فرمایا:۔

خواب نیم روزی کہ از روئی ایں متابعت واقع شود از کرور کروراحیاء لیالی کہ نہ از متابعت است اولیٰ وافضل است۔

(ترجمہ) دوپہر کا سونا اگر حضور انور ﷺ کی پیروی میں ہے تو کروڑوں شب بیداریوں سے افضل ہے۔

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

Marfat.com

عمل یک ساعت تواند بود کہ باجر صد ھزار برابر بود۔ سر آن است عمل کہ موافق شریعت واقع می شود فرض حق است سبحانہ'...... پس سرمایہ جمیع سعادات متابعت سنّت است.....

(ترجمہ) ہو سکتا ہے کہ سنت کی پیروی میں ایک گھڑی کا عمل ایک لاکھ برس کی عبادت کے برابر ہو۔ اس کا راز یہ ہے کہ جو کام شریعت کے مطابق ہو گا وہ اللہ کی مرضی کے مطابق ہو گا...... پس ساری نیکیوں کا سرچشمہ سُنت کی پیروی ہے۔

(مکتوب شریف ۱/ ۱۱۴، بنام صوفی قربان)

حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اطاعت، در حقیقت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔ خود قرآن حکیم میں فرمایا:۔

مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ (نسآء/ ۸۰)۔

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے الگ نہ سمجھنا چاہیئے۔ جو الگ سمجھتے ہیں یا الگ کرنا چاہتے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے دائرے سے خارج قرار دیا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوا بَيْنَ اللهِ وَرُسُلِهٖ (نسآء ۱۵)۔

Marfat.com

ترجمہ: وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں
مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے
رسولوں کو جدا کر دیں۔

اُولٰئِکَ ھُمُ الکَافِرُونَ حَقاً ج وَاَعتَدنَا لِلکٰفِرِینَ
عَذَاباً مُّھِیناO (نسآء/۱۵۱)

ترجمہ:۔ یہی ہیں ٹھیک کافر اور ہم نے
کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حضور ﷺ کی سنّت کی پیروی بظاہر آسان نظر آتی ہے لیکن حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے یہ سات درجات اور مراتب بتائے ہیں جس سے سنّت کی عظمت اور وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔

☆...... پہلا درجہ یہ ہے کہ تصدیق قلبی کے بعد اطمینان نفس سے پہلے احکام شریعت کو بجالانا اور سنت کی پیروی کرنا۔

☆...... دوسرا درجہ یہ ہے کہ ان اعمال کی متابعت کرنا جن کا تعلق باطن سے ہے مثلاً اخلاق کا درست ہونا، عادات کا سنورنا اور باطنی بیماریوں کو دور کرنا۔

☆...... تیسرا درجہ یہ ہے کہ ان احوال واذواق اور مواجید کی متابعت ہے جو ولایت خاصہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔

☆...... چوتھا درجہ متابعت کی حقیقت سے آشنا ہونا۔ اطمینان نفس کا اصل ہونا اور تصدیق قلبی کی لذت محسوس کرنا۔

☆...... پانچواں درجہ ان کمالات کا اتباع جن کے حاصل ہونے میں علم وعمل کا کوئی دخل نہیں بلکہ اس کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل احسان

Marfat.com

پر منحصر ہے۔

☆...... چھٹا درجہ ان کمالات کا اتباع جو مقام محبوبیت سے متعلق ہیں پانچویں درجہ کا فیضان فضل الٰہی پر منحصر تھا اس درجہ کا فیض محض محبت پر منحصر ہے۔

☆...... ساتواں درجہ تمام مدارج کا جامع ہے۔ سب اس کے اجزاء تھے یہ کل ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر تابع و متبوع اتنے قریب ہو جاتے ہیں جن کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ان درجات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ علماء ظاہر پہلے درجہ ہی میں خوش ہیں اور شریعت کی صورت میں متابعت کو موقوف جانا ہے حالاں کہ کامل اتباع یہ ہے کہ متابعت کے ان ساتوں درجوں سے آراستہ ہو۔

(مکتوب شریف ۲/ ۵۴، بنام سید شاہ محمد)

حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے سنت کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

مخدوما عمل آں سرور علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام بر دو نوع است بر سبیل عبادت است یا بطریق عرف و عادت۔

حضور ﷺ کے عمل دو قسم کے ہیں یا تو آپ نے بطور عبادت کیئے ہیں یا بطور عادت......

جو بطور عبادت کیئے ہیں ان کی متابعت لازمی ہے اور جو بطور عادت کیئے ہیں ان کی پیروی میں مسلمان مختار ہیں، متابعت کریں یا نہ کریں مگر

Marfat.com

جو ان باتوں کو بھی اپنائیں گے فیض سے خالی نہ رہیں گے۔(بایزید بسطامی اور خربوزہ)۔

(مکتوب شریف،۱/۲۳۱ بنام خواجہ محمد نعمان)

حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے شریعت کے تین اجزاء کا ذکر فرمایا...... علم، عمل، اخلاص(۱/۴۱،بنام محمد چتری)

پھر فرمایا کہ طریقت 'حقیقت' شریعت کے جز اخلاص کو کامل کرنے میں شریعت کے خادم ہیں.... متبعینِ شریعت علم سے آراستہ ملیں گے مگر عمل سے عاری، کچھ علم و عمل سے آراستہ ملیں گے اخلاص سے عاری..... جو تینوں میں کامل ہے وہ سنت میں کامل ہے اتباع سنت کے لیئے ضروری ہے کہ کسی مرد کامل کی صحبت اختیار کرلے تاکہ دل ودماغ کی دنیا بدل جائے۔

مولیٰ تعالیٰ ہماری زندگی کو حضور ﷺ کی سنت سے آراستہ فرمائے اور ہم کو سنت کی لذت سے آشنا فرما کر آپ کا فدا کار و جاں نثار بنادے۔ آمین۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ'

۳/ مئی ۲۰۰۲ء

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

حضرت مجدد الف ثانی اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

تحریر

علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی

حضرت امام ربانی کا شمار سن ہجری کے دوسرے ہزار یئے کے آغاز پر ان علماء ومشائخ میں کیا جاتا ہے جو امت مسلمہ کی خصوصی ہدایت اور راہنمائی کے لئے پیدا کئے گئے۔ خصوصی ہدایت سے ہماری مراد ہدایت ربانی کا وہ سلسلہ ہے جس سے عوام وخواص سب یکساں طور پر مستفیض ہوتے ہیں نیز دین متین کے ہر ہر شعبے کو خوب ترقی ملتی ہے۔ ایک طرف عقائدِ اسلامیہ سے تشکیک' الحاد اور بے دینی کے عناصر خارج ہونے لگتے ہیں اور دوسری طرف سیرت و کردار کی تطہیر وتعمیر کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ تاریخ میں جب کبھی اور جہاں کہیں ہدایت ربانی کے اس مخصوص سلسلۂ فیض کا چشمہ پھوٹا ہے تو ایسا معلوم ہوا جیسے خزاں کے بعد چمن میں بہار آ گئی ہو۔ ہر کلی' ہر پھول' ہر پتہ اور ہر ڈالی مسکراتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ جس طرف نگاہ اٹھائیں ایک نیا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔ چمن کے جس گوشے کی طرف بڑھیں اس کی دلکشی اور رعنائی مسحور کن انداز میں اپنی جانب مائل کرتی نظر آئے گی۔ اہل ذوق اور اہل نظر کے لئے یہ حسین نظارے یقیناً کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہیں اور ان کی رعنائیوں میں گم ہو کر مست و بے خود ہو جانا ان کے حال سے بعید نہیں ہے۔

Marfat.com

امام ربانی شیخ مجدّد الف ثانی نور اللہ مرقدہ' النورانی کے احوال و وقائع کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں آپ کی تشریف آوری بھی کسی بہار دل افروز سے کم نہیں ہے۔ برصغیر کی خزاں رسیدہ مسموم فضاء میں جب آپ کے انفاسِ طیبہ کی دل آویز خوشبو پھیلی اور آپ کے جمال و جلال کے حسین و دلکش جلوؤں نے اپنی تابانیاں دکھائیں تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ کس طرح فرد سے معاشرہ تک اور عوام سے خواص تک سب آپ کی زلفِ گرہ گیر کے اسیر ہوتے چلے گئے۔ رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری ہوا، شریعت و طریقت، فکر و نظر، سیرت و کردار، سیاست و حکومت اور تمدن و معاشرت سے کون سا ایسا گوشہ تھا جس میں مجدد اعظم کی رہنمائی کا فیض نہ پہنچا۔

اسلامی عقائد و نظریات میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ صحابہ کرام وہ ذاتِ قدسیہ ہیں جن کے علم و فضل، افکار و نظریات، سیرت و کردار اور دیانت و امانت پر دین متین کی بلند و بالا اور پر شکوہ عمارت کھڑی ہوئی ہے۔ صحابہ کرام کے بارے میں کسی قسم کی بدگمانی یا طعن و تشنیع دین میں نقصان و خسران کا موجب ہے دین متین کی صحیح معرفت اور پہچان حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مرتبہ صحابیت سے پوری طرح واقفیت ہو بلکہ ان اصحابہ کی محبت و عقیدت اور تعظیم و تکریم میں جتنا اضافہ ہوگا آدمی اپنے دین میں اسی قدر پختہ اور کامل ہوتا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کے بارے میں اپنی امت کو چوکس رہنے اور انکے معاملات میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی باربار تلقین فرمائی ہے۔ مگر بد

Marfat.com

قسمتی ہے اس امت کی کہ اپنے نبی کے اصحاب کے بارے میں بھی لوگوں نے اختلافات پیدا کر دیئے اور ان کے مابین تفریق کرتے ہوئے بعض کو مانا اور بعض کو جھٹلا دیا۔ بلکہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ان پر طعن کیا اور کفر کے فتوے لگائے۔ وہ قوم بھلا کیسے فلاح پا سکتی ہے جو اپنے نبی کے اصحاب کو برا بھلا کہتی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں جب دشمنانِ صحابہ نے وقت کی شہنشاہیت کا سہارا لے کر اپنے ملعون مذہب اور بیہودہ نظریات کو فروغ دینا چاہا اور صحابہ کرام پر سب وشتم کرنے کے لئے راہیں ہموار کیں تو آپ کی فاروقی غیرت و حمیت نے جوش مارا اور آپ ناموس صحابیت کو ان کے ناپاک عزائم سے بچانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ کی ایمانی غیرت کا تقاضہ تھا کہ صحابہ کرام کی عزت و حرمت کے دفاع کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ پائے اسی لئے آپ ہر محفل اور ہر مجلس میں دشمنان صحابہ کا بھرپور مقابلہ کرتے اور دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ان کو منہ توڑ جواب دیتے۔ اس کے باوجود آپ فرماتے ہیں:۔

> ''یہ فقیر اگرچہ ان دشمنان دین کا مختلف مجالس ومعارک میں دلائل عقلیہ ونقلیہ کے ساتھ بالمشافہ رد کرتا رہتا ہے اور لوگوں کو ان کی صریح مزلات پر مطلع بھی کرتا رہتا ہے۔ لیکن میری دینی حمیت اور فاروقی رگ اس قدر پر اکتفا نہیں کرتی کہ رسالہ رد روافض کے علاوہ

Marfat.com

آپ کے مکتوبات شریف میں دسیوں ایسے مکتوب ہیں جن میں آپ نے روافض وخوارج کے عقائدِ باطلہ کا بھرپور رد کیا ہے اور اصحابہ رسالت مآب ﷺ کی بابت عقیدہ اہلسنت وجماعت کی پوری ترجمانی فرمائی ہے۔

اپنے ایک مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں:

''بلکہ تمام صحابہ کرام کو باقی تمام امت پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ خیرالبشر ﷺ کی فضیلت کے برابر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ وہ تھوڑا سا فعل جو اسلام کے ضعف اور مسلمانوں کی کمی کے وقت دین متین کی تائیداور حضرت سیدالمرسلین ﷺ کے مدد کیلئے اصحاب کرام سے صادر ہوا ہے دوسرے لوگ عمر بھر ریاضتوں اور مجاہدوں سے طاعتیں بجالائیں تو بھی اس فعل یسیر کے برابر نہیں ہوسکتیں۔ اسی واسطے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کوہِ احد جتنا سونا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریگا تو اصحاب کے ایک آدھ مد جو خرچ کرنے کے برابر بھی نہ ہوگا۔''[۲]

صحابہ کرام کے درمیان حضرات شیخین کریمین یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جو مخصوص مقام اور

Marfat.com

بزرگی حاصل ہے اس کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں:۔

''حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اس امت میں سب سے افضل ہیں جو کوئی مجھے ان پر فضلیت دے وہ مفتری ہے میں اس کو اتنے تازیانے لگاؤں گا جتنے مفتری کو لگائے جاتے ہیں اس بحث کی تحقیق فقیر کی کتابوں و رسالوں میں بار ہا مفصل درج ہو چکی ہے۔''

اسکے بعد فرماتے ہیں:

''وہ شخص بہت ہی بیوقوف ہے جو اپنے آپ کو حضرت خیر البشر کے اصحاب کے برابر سمجھے اور وہ شخص اخبار و آثار سے جاہل ہے جو اپنے آپ کو سابقین میں تصور کرے۔''[۳]

سادگی، سنجیدگی، دلیل و برہان اور جمال و جلال کے امتزاج سے آراستہ یہ عبارات جہاں مقام صحابیت اور عظمت صحابہ کے گن گاتی نظر آرہی ہیں وہاں دعوت تبلیغ دین کا منصب سنبھالنے والے علماء و مشائخ کو دین کا پیغام اپنے مخالفین تک پہنچانے کا سلیقہ بھی بتارہی ہیں گویا وجادلھم باالتی ھی احسن کی عملی تصویر پیش کر رہی ہیں۔

بعض لوگ ولایت و قطبیت کے زعم میں یا اپنے علم و تحقیق کے غرۃ میں مبتلا ہو کر مرتبہ صحابیت کے حوالے سے تساہل اور غفلت کے مرتکب نظر آتے ہیں اور ان ذوات قدسیہ کو اپنے اعتراضات اور تنقیدات کا نشانہ

Marfat.com

بنانے کی کوشش کرتے ہیں نیز ان کی سیرت و کردار میں زیادہ سے زیادہ خامیاں تلاش کرنے کو علمی و تحقیقی کاوش گمان کرتے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ وہ اپنے مزخرفات کو تبلیغِ دین کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ اسلام کے یہ نادان دوست نہیں جانتے کہ حقیقت پسندی کے زعم میں مبتلا ہو کر یہ لوگ تبلیغ دین کی بنیادیں کھودنے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ خدمت دین کا فریضہ حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ جیسے لوگوں نے بھی ادا کیا اور بقول انہی لوگوں کے خوب کیا ہے مگر انہوں نے ان کے بر خلاف صحابہ کرام کی عظمتوں کا پرچار کرنے اور ان کی عقیدت و محبت کا پیغام عام کرنے میں ہی خدمت اسلام سمجھی اور اس کے ثمرات بھی دنیا نے دیکھے کہ ان کے کام کا اثر دلوں میں پیوست ہوتا چلا گیا۔

چنانچہ ایسے ہی لوگوں کے لئے آپ واشگاف الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

''کوئی ولی صحابہ کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ خواجہ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ باوجود اس قدر بلند مرتبہ ہونے کے چونکہ خیر البشر ﷺ کی صحبت میں حاضر نہیں ہوئے ادنیٰ صحابی کے مرتبے کو بھی نہیں پہنچ سکے۔ کسی شخص نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا کہ معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز تو جواب میں فرمایا کہ وہ غبار جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا عمر بن عبدالعزیز سے کئی درجہ بہتر ہے

Marfat.com

دربار صحابیت کے آداب کی رعایت کرنا کیوں ضروری ہے اور اس کا ایک مومن کے دین وایمان سے کیا تعلق ہے اس کے بارے میں آپ کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

''اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طریق و تابعداری کے بر خلاف حضور ﷺ کی تابعداری کا دعوی کرنا باطل اور جھوٹ ہے۔ بلکہ حقیقت میں وہ اتباع رسول ﷺ کی عین نافرمانی ہے..... وہ فرقہ جس نے آنحضرت ﷺ کے اصحاب کی تابعداری کو لازم پکڑا ہے اہلسنت و جماعت ہی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی کوششوں کو مشکور فرمائے۔ پس یہی لوگ فرقہ ناجیہ ہیں۔''

صحابہ کرام کے حق میں طعن و تشنیع دین وایمان کیلئے کس قدر خطرناک ہوسکتے ہیں اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں: اور اصحاب کے حق میں طعنہ کرنا در حقیقت پیغمبر خدا ﷺ کو طعنہ لگانا ہے۔

ماآمن برسول الله من لم یؤقر اصحابه

جس نے اصحاب کی عزت و تعظیم نہیں کی وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں لایا۔..... ان اصحاب کا حسد ان کے صاحب کے حسد تک نوبت پہنچادیتا ہے..... نیز جو احکام قرآن و حدیث سے ہم تک پہنچتے ہیں وہ انہی کی نقل کے وسیلے سے ہیں جب یہ

Marfat.com

مطعون ہوں گے تو ان کی نقل بھی مطعون ہو گی
...... پس ان میں سے کسی ایک کا طعن دین کے
طعن کو مستلزم ہے۔[۵]

بار گاہ مجددیت میں مقام صحابیت کے ادراک اور احساس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کی دینی حمیت اور مذہبی غیرت تو اس قدر بھی برداشت نہیں کرتی کہ بزرگان سلف سے کسی غیر صحابی بزرگ کو اعتراض و تنقید کا نشانہ بنایا جائے چہ جائیکہ صحابہ کے حق میں لعن طعن کی جائے چنانچہ آپ کے ایک نہایت قریبی اور فاضل دوست جنہیں دربار اکبری میں بڑی وجاہت حاصل تھی یعنی ملا ابوالفضل جنکے ساتھ آپ کی اکثر و بیشتر علمی و فکری نشستوں کا سلسلہ جاری رہتا تھا اس نے ایک دن کسی علمی مذاکرے کے دوران فلسفہ یونان کی مدح سرائی کرتے ہوئے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں یہ کہہ دیا کہ ''غزالی نا معقول گفت'' یہ سن کر آپ کو طیش آ گیا اور اسی وقت مجلس سے کھڑے ہو گئے لوگوں نے روکنا چاہا تو یہ کہہ کر چلے آئے کہ تم کو علماء کی صحبت کا ذوق و شوق ہے تو اس قسم کی بے ادبانہ گفتگو سے باز رہو[۶]

کہا گیا ہے کہ ابوالفضل کو باہمہ شان و شوکت بالآخر اپنی اس بات سے معذرت کرنی پڑی۔ اس کے بعد آپ اس مجلس میں دوبارہ شریک ہوئے۔ اس واقعہ کے بعد یہ بات سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہو سکتی کہ جس شخص کے دل میں عام بزرگان کی عظمت و جلالت اس طرح پیوست ہو وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جناب میں کس قدر مؤدب ہو گا۔ مزید براں یہ کہ آپ کا تعلق بارگاہ صحابیت سے صرف علمی، فکری اور

Marfat.com

استدلالی انداز کا ہی نہیں ہے بلکہ آپ اپنے بلند روحانی مقام اور کشف حقائق کی زبردست باطنی صلاحیت کے باعث ان اصحاب رسالت مآب ﷺ کے حضور میں روحانی طور پر حضوری کا شرف بھی رکھتے ہیں آیئے ایک نظر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی اس شان پر بھی ڈالتے ہیں آپ فرماتے ہیں:

دوسری عرض یہ ہے کہ دوسری دفعہ اس مقام کے ملاحظہ کے وقت اور بہت سے مقام ایک دوسرے کے اوپر ظاہر ہوئے۔ نیاز وعاجزی سے توجہ کرنے کے بعد جب اس پہلے مقام سے اوپر کے مقام پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام ہے اور دوسرے خلفاء کا بھی اس مقام میں عبور واقع ہوا ہے اور یہ مقام بھی تکمیل وارشاد کا مقام ہے۔ اور ایسے ہی اس مقام سے اوپر کے دو مقام بھی جن کا اب ذکر ہوتا ہے تکمیل وارشاد کے مقام ہیں اور اس مقام سے اوپر ایک اور مقام نظر آیا جب اس مقام میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام ہے اور دوسرے خلفاء کا عبور بھی واقع ہوا ہے اور اسی مقام سے اوپر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام ظاہر ہوا۔ بندہ اس مقام پر بھی پہنچا اور اپنے مشائخ میں سے خواجہ

Marfat.com

نقشبند قدس سرہ کو ہر مقام میں اپنے ساتھ پاتا تھا۔

ے

مشائخ نقشبند کے مخصوص طریق کا ذکر کرتے ہوئے صحابہ کرام کے طریقہء اکتساب و کمالات کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں:

''ان بزرگوں کا طریق اصحاب کرام کا طریق ہے۔ ان کو یعنی صحابہ کرام کو خیر البشر ﷺ کی پہلی صحبت میں وہ کمالات حاصل ہو جاتے تھے جو اولیاء امت کو نہایت میں شاید ہی میسر ہوں اور یہی ابتدا میں انتہا کے درج ہونے کا طریق ہے''[۸]

محترم حاضرین!

صحابہ کرام سے متعلق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے جس بیبا کی اور بے خوفی کے ساتھ عقیدۂ حق کی ترجمانی فرمائی ہے اور طاغوتی قوتوں کا مقابلہ کیا ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔ کسی مسجد و خانقاہ اور منبر و محراب میں عقیدت مندوں کے درمیان بیٹھ کر عقیدہ بیان کر دینا اور فضائل و مناقب سنا دینا آسان کام ہے لیکن دشمنی کے ماحول میں اور خصوصاً اس وقت کہ جب دشمن تخت و تاج سے منسلک ہو اور دربار سلطانی کا مقرب بنا ہوا ہو حقاق حق اور ابطال باطل کا کام کرنا آسان نہیں ہے بلکہ اس کے لئے بڑا دل گردہ چاہیے۔ کسی جابر و ظالم کے سامنے صرف کلمہء حق کہہ دینا ہی جہاد اکبر قرار دیا گیا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ وہ کتنا بڑا مجاہد ہو گا جو ظلم و جبر کے ایوان میں بیٹھ کر دسیوں ظالموں اور جابروں کے آگے حق کی بات کرتا ہے اور کرتا چلا جاتا ہے اور بالآخر دین حق کے

Marfat.com

دشمنوں کا ناطقہ بند کر کے اپنی بات منوا کر واپس آتا ہے۔ یقیناً وہ ایک عظیم مجاہد ہے۔ تاریخ میں ایسے شخص کی مثال ملنا بہت مشکل ہے۔ اسلام کے اس عظیم ہیرو کو دنیا آج امام ربانی، قیوم زمانی اور مجدد الف ثانی جیسے شاندار القاب کے ساتھ یاد کر رہی ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک ہمارے مجدد اعظم کے سلسلہء فیض رسانی کو جاری و ساری رکھے اور ہمیں انکے خوشہ چینوں میں شامل فرمائے۔ آمین

خاکپائے خاندان نقشبند محمد رضوان احمد خان نقشبندی مجددی

مآخذ و مراجع

۱۔ رسالہ رد روافض، ص/۵۱ مطبوعہ IKHLAS VAKFI استانبول ترکی۔

۲۔ مکتوب نمبر ۹۹، ص/۳۱۷، جلد دوم مکتوبات امام ربانی مترجم مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی۔

۳۔ مکتوب نمبر/۹۹، ص/۳۱۸، جلد دوم، مکتوبات امام ربانی مترجم مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی مطبوعہ مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور۔

۴۔ مکتوب نمبر ۲۰۷۔ ص/۳۳۹، ج/اوّل مکتوبات امام ربانی مترجم ایضاً

۵۔ مکتوب نمبر ۸۰. ص/۱۷۴، ۱۷۵ ج/اوّل مترجم ایضاً

۶۔ زبدۃ المقامات، ص/۱۳۲ بحوالہ سیرت مجدد الف ثانی از پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد

۷۔ مکتوب نمبر/۱۱، ص/۲۵، ۲۴ ج/اوّل مکتوبات امام ربانی مترجم ایضاً

۸۔ مکتوب نمبر ۹۰، ص/۱۸۷، ۱۸۶ ج/اوّل مکتوبات امام ربانی مترجم ایضاً

☆.....☆.....☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

محبت وصحبت اولیاء کرام

تحریر: علامہ ڈاکٹر حافظ عبدالباری صدیقی

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی صحبت میں ایک گھڑی بیٹھنا ایک سو سال کی عبادت اور بے ریا طاعت سے بہتر اور افضل ہے۔

نیک اور صالح فرد کی صحبت تمہیں نیک بنا دیتی ہے اور بد بخت اور بد کار کی صحبت تمہیں بد کار بنا دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں سورہ توبہ آیت ۱۱۹ میں ایمان والوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو
اور سچوں کے ساتھ رہو

یہ سچے کون ہیں یہ متقین ہیں، یہ خاشعین ہیں یہ تابعین ہیں یہ عابدین ہیں یہی راکعین ساجدین اور یہی صالحین ہیں وغیرہ وغیرہ۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب یہ کچھ بھی نہ تھے تو ان کو جناب نبی کریم ﷺ کی صحبت میسر ہو گئی تو اب یہ آپ ﷺ کی صحبت کے صدقے میں سب کچھ بن گئے اور اب یہ صحابی بن گئے۔ اب یہ نہ صرف خود ولی بنے بلکہ ولی گر بن گئے غوث گر بن گئے قطب گر بن گئے کیا کچھ بن گئے اب

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور علم لدنی

تحریر: علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی

اللہ تعالیٰ جل جلالہ' کی طرف سے جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات مخلوق کی رہبری کیلئے تشریف لائے ہیں سب کو اللہ عزوجل نے علم شریعت واحکام اور علم وہبی ولدُنّی سے آراستہ فرمایا تھا اور یہی طریقہ ان کے جانشینوں (اولیاء کرام) قدس اللہ اسراہم میں بھی جاری ہے۔

علم شریعت واحکام الہیہ وہبی اور لدنی علم کیلئے اصل' دوحہ اور شجر کی حیثیت رکھتا ہے اور علم باطن اسکا ثمر ہیں شجر جتنا مضبوط اور اصیل ہو ثمر اتنا ہی باکثرت وباذائقہ ہوتا ہے ثمر کبھی بھی بلا شجر حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہر شجر بھی مثمر نہیں ہوتا' اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ علم لدنی' تصوف اور علوم وہبیہ بغیر علم احکام کے حاصل ہوتا ہے تو یقیناً غلط ہے اس لئے کہ صاحب روح البیان فرماتے ہیں۔

مااتخذاللہُ من ولیٍ جاھلٍ ولو اتخذہ لعلَّمَہ'

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے احکام اور علم ظاہر سے بے خبر وناداں کو ولی نہیں بنایا اور اگر بنایا تو پہلے اسے علم کی دولت سے نوازا پھر ولایت بخشی۔

اسی طرح جو شخص دعویٰ کرے کہ میں اللہ عزوجل کے نبی ﷺ کا صحیح وارث ہوں اور وہ علم باطن' تصوف واحسان اور تزکیہ نفس امارہ بالسوء سے خالی ہو تو وہ بھی سو فیصد اپنے دعوے میں سچا نہیں ہے اس لئے کہ

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

حفظت من رسول اللہ ﷺ وعائين واما احدهما فبثثته فيكم واما الآخر فلو بثثته قطع هذلبلعوم

(رواہ: البخاری ۱/۴۱ جامع الاصول ۸/ ۲۳)۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے (علم کے بھرے) دو برتن حاصل کئے ہیں ایک کو میں نے تم میں عام کیا ہے لیکن اگر دوسرے کو میں نے عام کیا تو میرا گلا کاٹا جائیگا اس روایت سے معلوم ہوا کہ ذاتِ بابرکات خیر الوریٰ ﷺ دونوں طرح کے علوم کا سرچشمہ ومنبع ہیں، جس شخص نے اس عظیم موروث اعلیٰ کی دونوں طرح کی وراثتیں جمع کیں وہ صحیح ترین وارث ہے جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

من تفقه ولم يتصوف فقد تفسق ومن تصوف ولم يتفقه فقد زندق ومن جمع بينهما فقد تحقق.

جس نے فقہ (حلال وحرام) کا علم حاصل کیا لیکن تصوف اور علم لدُنیہ حاصل نہ کئے تو فاسق ہوا اور جس نے تصوف کو بغیر فقاہت حاصل کیا تو زندیق ہوا اور جس نے دونوں علوم کو جمع کر لیا تو اس نے بلاشبہ حق تک رسائی حاصل کر لی۔

علامہ امام صاوی مالکی سورہ کہف کی آیت (وعلمناہ من لدنا علماً) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(من لدنا) أي يختص بنا ولايعلم بواسطة معلم من اهل الظاهر (ج ۳/ ۲۰)

Marfat.com

یہ ایسا علم ہے جو ہمارے ساتھ خاص ہے (ہم ہی جسے
چاہیں اسے عطا کر دیتے ہیں) اور اہل ظاہر علماء سے
حاصل نہیں کیا جا سکتا ہے۔

اور شیخ سلیمان صوفی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ جلالین پر یوں فرماتے ہیں:۔

مایختص بناولا یعلم الابتوفیقنا وھوعلاّم
الغیوب آہ بیضاوی. حاشیتہ سلیمان علی
تفسیر الجلالین (ج ۳/۳۵)۔

علوم لدنیہ غیوب کے وہ علوم ہیں جو کہ ہماری توفیق کے سوا کسی کو (کسی علوم ظاہرہ کے ماہر سے) عطا نہیں کیے جاتے ہیں۔

اور اس کو بہت سارے مفسرین نے علم تفسیر کیلئے شرط قرار دیا ہے جیسے کہ امام محمد بن احمد بن جزی الکلبی کتاب التسہیل لعلوم التنزیل (ج ۱/۶) پر اور علامہ آلوسی روح المعانی جلد اول میں اور امام سیوطی الاتقان فی علوم القرآن میں بتفصیل ذکر کرتے ہیں اور اس علم کے حصول کیلئے دو طریقوں کی نشاندہی فرماتے ہیں۔

(۱) علم شریعت پر عمل کی بدولت (۲) دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے

اور حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے بھی زندگی بھر اپنی تحریرات و تقریرات میں ان دو اہم نکات پر زور دیا ہے اور نبی علیہ ﷺ کی اس حدیث مبارکہ پر عمل فرمایا ہے کہ آپ فرماتے ہیں۔

مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ وَرَّثَه' اللهُ عِلْمَ مَالَمْ يَعْلَمُ

جس شخص نے اپنے علم پر عمل کیا اللہ تعالیٰ اس شخص کو وہ علم عطا فرمائیگا جو یہ شخص نہیں جانتا ہو گا۔ (اور وہ یقیناً علم لدنی تصوف اور علم تزکیہ

Marfat.com

نفس ہے)۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے احکام شرع کے اجزاء بیان فرماتے ہوئے یوں فرمایا ہے:۔

''شریعت راسہ جزء است(۱)علم (۲) عمل (۳)اخلاص تا این ہرسہ جز متحقق تشوند شریعت متحقق نشود۔ چون شریعت متحقق شد رضاء حق سبحانہ وتعالیٰ حاصل گشت کہ فوق جمیع سعادات دنیویہ وأخرویہ است ورضوان من اللہ اکبر پس شریعت متکفل جمیع سعادات دنیویہ وأخرویہ آمد ومطلبی نماند کہ بماورائے شریعت دران مطلب احتیاج افتد۔''

(مکتوبات ج۱/۱۰۱) مکتوب نمبر ۳۶۔

ترجمہ:۔ شریعت مطہرہ کے تین جزء ہیں (۱) علم (۲) عمل (۳) اخلاص جب تک یہ تینوں ثابت نہ ہو جائیں شریعت نہیں آسکتی اور جب شریعت آ گئی تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گئی کہ دنیاو عقبیٰ کی تمام سعادتوں سے اوپر ہے اور (اللہ تعالیٰ جل جلالہ' فرماتا ہے کہ)اللہ کی رضامندی سب سے بڑی بات ہے۔

تو شریعت دنیاوآخرت دونوں کی سعادتوں کی ضامن ہےاور کوئی ایسا کام نہیں جس میں شریعت کے علاوہ کسی اور چیز کی ضرورت پڑتی ہو۔

یہاں پر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے نہ صرف علوم وھبیہ ولدٗنیہ بلکہ تمام سعادتوں کو شریعت کے دامن سے وابستہ قرار دیا۔

Marfat.com

ایک او مکتوب شریف میں آپ فرماتے ہیں:۔

''نقد سعادت دارین وابستہ باتباع سید کونین است علیہ وعلیٰ آلہ من الصلوات افضلہا والتسلیمات اکملہا۔''

(مکتوبات ج۱/ ۹۷ مکتوب نمبر ۳۴)۔

آپ ایک مکتوب شریف میں پانچ لطائف عالم امر کے علم وہبی والہامی کا حصول تابعداری سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر موقوف فرمادیتے ہیں!

ادراک این جواهر خمسهٔ عالم امرواطلاع بر حقائق آینها نصیب کُمّل تابعان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمۃ جلد اول ص ۹۸ مکتوب شریف ۳۴۔

اگر حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تحریرات وتالیفات کو بغور پڑھا جائے اور مکتوبات قدسی آیات کا گہرائی اور حاضر القلبی سے مطالعہ کیا جائے واضح ہوجائیگا کہ حضرت علیہ الرحمۃ نے علم لدنی کے نامعلوم کنار دریاوں کتنے حسین امتزاج کیساتھ درالمعرفت 'نورالخلائق اور معرفۃ الحقائق کے کوزہ میں بند کردیا ہے۔

مکتوبات شریف کا تعلق جس طرح علم ظاہر کے عمق سے ہے اسی طرح جب تک علم لدنی کی کرنیں انسان کے باطن کو منور نہ کریں تو مکتوبات شریف کو سمجھنا دشوار ہے ہر فارسی دان یا عربی دان مکتوبات شریف کی تحلیل نہیں کرسکتا ہے' یہی تو وجہ ہے کہ تمام علماء کرام وصوفیاء عظام حتی کہ مجدّد علیہ الرحمۃ کی ذریت پاک سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی

Marfat.com

حضرت مولانا نصر اللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ اور داجہ عبدالسلام پیر سباقوی مدظلہم کے ارد گرد نظر آتے ہیں۔ یہ اس بات پر نص قاطع ہے کہ مکتوبات شریف علوم لدنیہ کی بہت عظیم شاہکار ہے جس سے بخوبی حضرت مجدّد علیہ الرحمۃ کے علوم لدنیہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

دامن نگاہ تنگ و گُلِ حُسنِ تُو بسیار
گلچیں بہار توز دامنِ گلہ دارد

اور آپ دنیا سے بے رغبت علماء کرام کے حق میں فرماتے ہیں:

"آرے علمائیکہ از دنیا بے رغبت اندواز حب جاہ وریاست ومال ورنعت آزاد' از علماء آخرت اندووارثہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات وبہترین خلائق کہ فردائے قیامت سیاہی ایشان راںخون شہداء فی سبیل اللہ وزن خواہند کردوپلہ این سیاہی خواہد چربید۔"

(مکتوبات شریف جلد اول صفحہ ۹٦ مکتوب نمبر ۳۳)۔

ہاں وہ علماء کرام کہ دنیا سے بے رغبت ہیں اور مال وجاہ وریاست اور بلندیوں کی محبت کی قید وبند سے آزاد ہیں۔ وہ آخرت والے علماء ہیں۔ اور انبیاء کرام علیہم الصلوت والتسلمیات کے وارث ہیں اور تمام مخلوق سے بہتر ین کہ کل بروز قیامت ان کے قلموں کی روشنائی کو شہداء فی سبیل اللہ کے خون کے ساتھ تولا جائیگا اور ان کی روشنائی کا پلہ بھاری رہے گا، اور جنہوں نے علم صرف اور صرف ذریعہ معاش بنا رکھا ہے اور حق وباطل کی تمیز کئے بغیر اپنے علم کو حصول دنیا اور مناصب حکومت کے لیے استعمال کرتے ہیں

Marfat.com

ان کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''علمائیکہ باین بلا وبتلا اند وبحبت این دنیہ گرفتار' از علماء دنیا اند' ایشان اند علماء سوٴو شرار مردم ولصوص دین وحال آنکہ خود را مقتدائی دین میدانند وبہترین خلائق می انگارندو یحسبون انھم علیٰ شیءٍ الاانھم ھم الکاذبون ٥ استحوذ علیھم الشیطان فانسھم ذکراللہ اولئک حزب الشیطن الأ اِن حزب الشیطن ھم الخاسرون ٥ عزیزے شیطان لعین راد ید کہ فارغ نشستہ واز تضلیل واغوا خاطر جمع ساختہ آن عزیز سرّ آن راپرسید لعین گفت کہ علماءِ سوءِ این وقت درین کار بامن خود مددِ عظیم کردہ اند مراازین مہم فارغ ساختہ اند والحق درین زمان ہر سستی ومداھنتے کہ درامورِ شرعیہ واقع شدہ وہر فتوری کہ درترویج ملت ودین ظاہر گشتہ است ہمہ از شومی علماء سوء است وفساد نیات ایشان۔''

(مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ج١/٩٦ مکتوب شریف نمبر ٣٣)۔

''وہ علماء جو اس مصیبت میں مبتلا اور اس دنیا دَنیہ (بے کار بے ارزش) کی محبت میں پھنس گئے ہیں وہ دنیا کے علماء ہیں (آخرت والے نہیں ہیں) یہی علماء

Marfat.com

سوء (بُرے علماء) ہیں اور لوگوں میں بدترین (مخلوق) ہیں' دنیا کے ڈاکو ہیں حالانکہ اپنے آپ کو دین کے پیشوا سمجھتے ہیں اور سب لوگوں سے بہتر اپنے آپ ہی کو شمار کرتے ہیں (اور گمان کرتے ہیں کہ ہم تو حق پر ہیں۔ خبردار! بیشک وہی جھوٹے ہیں' ان پر شیطان غالب آیا ہے تو انہوں نے اللہ جل جلالہ کی یاد بھلادی۔ وہ شیطان کے گروہ ہیں ' خبردار! شیطان کا گروہ خسارے میں ہے۔" (آیت نمبر ۱۸۔۱۹ سورۃ مجادلہ)۔

"اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے مقربین میں سے کسی نے شیطان کو لوگوں کے بہکانے اور گمراہ کرنے سے خاطر جمع اور فارغ بیٹھا ہوا (تو تعجب کی انتہا نہ رہی اس لئے کہ شیطان نے قسم کھائی ہے کہ میں تیرے سب بندوں کو سواء مخلصین (انبیاء کرام) گمراہ کروں گا اور ذریت آدم علیہ السلام کی بیخ کنی کروں گا لیکن آج فارغ نظر آرہا ہے) اُس بزرگ نے اس مُعّمانما حرکت کے راز و بھید دریافت فرمایا' شیطان لعین نے کہا: کہ عصر حاضر کے علماء سوء میری مہم میں میرے ساتھ بڑی مدد کی ہے اور مجھے اپنی مہم سے فارغ کردیا ہے۔"

سچ بات تو یہ ہے کہ اس زمانہ میں شرعی معاملات میں جو بھی سستی اور چاپلوسی واقع ہو چکی ہے' اور دین وملت کی ترویج ونافذ کرنے میں جو بھی ڈھیلا پن ظاہر ہو چکا ہے یہ سب علماء کی بدبختی اور ان کی بدنیتی کی وجہ سے ہو چکا ہے۔ یہ تھا حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے علماء سوء کا حال جو

Marfat.com

کہ آج سے چار سو برس پہلے کی بات ہے جس وقت سرزمین ہند میں علوم وفنون اپنے شباب وفتوت کے دور میں تھے۔ اور تراثِ اسلامی کے عظیم الشان محقق علامہ شیخ عبدالحق محدث دھلوی علیہ الرحمۃ بقید حیات تھے دیگر محدثین وفقہاء ومورخین سرزمین پاک وہند کو زیب وزینت بخشے ہوئے تھے، عصر حاضر کے علماء سوء کا کیا حال ہو گا جو مغربی ثقافت فرنگی تہذیب سے مرعوب امراء وسلاطانان مملکت کے ارد گرد بیٹھے ہوئے ہیں اور عرب وعجم کے اسلام وشریعت سے ناخبر اور اسلامی شرائع وشعائر وحدود کو ظلم واستبدار وحقوق بشر سے منافی تصور کرنے والے فرمانرواوں کو مشورہ دینے والے ہیں۔ جو قرآن کریم واحادیث متواتر قطعی الثبوت والدلالت میں تاویل وتنسیخ وتخصیص کے قائل ہیں اور حکمرانوں کے کفریہ الہامات ابلیسہ کو ناقابل تنسیخ شرع مانتے ہیں اور واہیات کیلئے قرآن وحدیث سے دلائل فراہم کرتے ہیں جن کے پاس علم تو ہے لیکن صرف تاویل کیلئے نہ کہ عمل کیلئے تو یقیناً ایسے افراد علم لدنی سے فارغ اور ان کا شجر علم غیر ثمر ہو چکا ہے۔ اور عنقریب خشک ہونیوالا ہے' سعادت مند ہیں وہ لوگ جنہوں نے تعلیمات ولدنیات امام ربانی' مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو اپنا نصیب العین بنایا اور دنیادنیہ کی محبت کو چھوڑ کر 'سنت سنیہ کی راہ پر گامزن ہوا۔

اللہ جل جلالہ' سے حضرت خواجگان کے طفیل سے دعاء کہ ہم سب کو علم عمل اخلاص اور علوم لدنیہ عطاء فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ نبیہ الامین وآلہ وصحبہ اجمعین۔

محمد ذاکر اللہ نقشبندی

خاکروب دربار عالیہ پیر سباق شریف، نوشہرہ سرحد۔ پاکستان

☆.....☆.....☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

تعلیمات امام ربانی کے عہد جہانگیری میں اثرات

(نفاذ شریعت اسلامی میں حضرت مجدّد کا کردار)

از: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
چیئرمین شعبۂ ارضیات جامعہ کراچی
جنرل سیکریٹری ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

شیخ احمد بن شیخ عبدالاحد سرہندی، فاروقی نقشبندی المعروف بہ ''شیخ مجدد الف ثانی'' علیہ الرحمہ (پ ۹۷۱ھ / ۱۵۶۴ء) (م ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) جن ایام میں مقام سرہند میں پیدا ہوئے ان دنوں برصغیر پاک وہند میں مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر (۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۵ء) کے ''دین الٰہی'' کا شہرہ تھا۔ یہ دین الٰہی یا دین اکبری [1] دراصل برصغیر کے تمام ہی تمام ادیان و مذاہب کا مجموعہ تھا۔ اس تحریک کے ذریعہ اسلام کی بنیادیں ہل رہی تھیں اور ایسے نام نہاد مسلمان علماء بھی تھے جنہوں نے اکبر جیسے بادشاہ کو نہ صرف مہدی زمانہ کہا بلکہ صاحب زمان اور امام مجتہد سے بھی بڑھا کر اسے ''خدا کا عکس'' تک قرار دے دیا تھا چنانچہ ان تمام ملحدانہ بدعات اور کافرانہ معتقدات کی انتہا یہ تھی کہ دربار سے یہ حکم دیا گیا کہ کلمہ لاالٰہ الا اللہ کے ساتھ لوگ ''اکبر خلیفۃ اللہ'' [2] (معاذ اللہ) کہا کریں۔ ستم ظریفی یہ کہ زر پرست علماء نے اکبر کے حکمِ سجدہ تعظیمی کو ''زمین بوس'' کا نام

Marfat.com

رکھ کر آداب شاہی کا فرض عین قرار دیا چنانچہ مُلا عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں:۔

''اس کے لئے سجدہ تجویز کر کے اس کا نام ''زمین بوس'' رکھا اور آداب شاہی کو فرض عین کا درجہ دیا' اس کے چہرہ کو ''کعبہ مرادات'' اور ''قبلہ حاجات'' کہا کرتے تھے۔'' [۳]

اکبر کو اس مزاج تک پہنچانے میں دنیا دار علماء صوفیاء برابر کے شامل تھے وہ اکبر ہی کے لئے سجدۂ تعظیمی کو جائز نہ سمجھتے تھے بلکہ وہ خود کو بھی سجدہ کرواتے تھے اور اپنے مریدین سے بھی سجدۂ تعظیمی کراتے تھے چنانچہ شیخ نظام الدین تھانیسری کے خلفاء اپنے مریدین سے سجدۂ تعظیمی کرایا کرتے تھے۔ [۴] جس کی گرفت حضرت شیخ مجدد نے اپنے ایک مکتوب میں فرمائی:۔

''معتمد لوگوں سے سنا ہے کہ تمہارے بعض خلفاء کو ان کے مرید سجدہ کرتے ہیں'' [۵]

الغرض پورا اسلامی معاشرہ بگڑ چکا تھا۔ شعائر اسلام مدھم پڑ رہے تھے۔ دین محمدی کی جگہ دین اکبری لے رہا تھا۔ توحید و رسالت کے بجائے رام اور مندروں کو اہمیت حاصل ہو رہی تھی اور ایک ہمہ گیر تباہی برپا تھی جس کا نقشہ خود شیخ سرہندی نے اپنی تحریر میں یوں کھینچا ہے:۔

''ایک دنیا بدعت کے دریا میں ڈوبی ہوئی ہے اور بدعت کی تاریکیوں میں آرام کر رہی ہے کس کی مجال ہے کہ بدعات کو ختم کرنے کے لئے دم

Marfat.com

مارے اور احیائے سنت کے لئے لب کھولے' اس
زمانے کے اکثر علمانے بدعات کو رواج دیا ہے اور
سنت کو مٹایا ہے ''۶

خداوند کریم نے اپنی کتاب میں قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝۹ الحجر

ترجمہ: بیشک ہم نے اتارا ہے قرآن اور بے شک ہم
خود اس کے نگہبان ہیں۔ ۷

اللہ تبارک وتعالیٰ نے صرف حروف قرآن کا ذمہ نہیں لیا ہے بلکہ تعلیمات قرآن کا بھی ذمہ لیا ہے کہ یہ کتاب آخری کتاب ہے اس کے بعد کوئی اور کتاب نازل نہیں کی جائے گی اور اس کی تعلیم رہتی دنیا تک کے لئے ہے چنانچہ اس کی حقیقی تعلیم دینے کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اس لئے جب بھی کسی دور میں مسلمانوں نے قرآن و سنت سے منہ موڑا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے چند کا چناؤ کر کے اسی قرآن کی تعلیمات سے اس زمانے کی بدعات و منکرات کا خاتمہ کرایا ہے۔ یہ بندگان خدا اسی رب کے رسول اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نائب کی حیثیت سے اس کام کو انجام دیتے ہیں ان ہی علماء کو علماء ربانیین یا علماء آخرت کہا جاتا ہے جو دین اسلام پر سختی کے ساتھ پابند ہوتے ہیں اور اعلائے کلمۃ الحق کہنے میں وہ نہ کسی زمانے سے نہ زمانے کے شہنشاہوں سے ڈریا خوف محسوس کرتے ہیں۔ نبی آخرالزماں علیہ التحیۃ الثناء نے اپنے ایک ارشاد گرامی میں ان ہی علماء ربانیین کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ جب کسی زمانے میں بدعات و منکرات بڑھ جاتی ہیں تو خداوند کریم ان کو مٹانے کے لئے میری امت کے علماء میں سے ایک یا چند کا انتخاب فرما کر اس زمانے کی بدعات کا خاتمہ فرمادیتا ہے اور یہ عالم یا علماء ہجری صدی کے آخری دور میں یا نئی صدی ہجری کے اوائل دور میں ظاہر ہوتے ہیں اور ایسے عالم کو زمانے کا مجدّد بھی کہا جاتا ہے چنانچہ سنن ابو داؤد میں یہ حدیث نقل ہے:۔

''ان اللہ تعالیٰ یبعث لھٰذہ الامّۃ علی رأس کل مائۃ سنۃٍ من یجدد لھا دینھا۔''[۸]

ترجمہ:۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایسے شخص کو قائم کریگا جو اس دین (اسلام) کو ازسر نو نیا کردیگا۔''

مغل دور میں دور اکبری اور شروع کا دور جہانگیری دین اسلام سے نہ صرف منحرف نظر آتا ہے بلکہ دیگر ادیان کے ساتھ ملا کر اس کی عجیب و غریب شکل بنادی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اس دور کے لئے جس بندۂ خدا کو منتخب فرمایا وہ تھے حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی جنہیں سب سے پہلے ان کے ہم عصر عالم دین حضرت علامہ مولنا عبدالحکیم سیالکوٹی (المتوفی ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۶ء) نے ''مجدّد الف ثانی'' کے خطاب اور منصب سے نوازا۔[۹] اس کے علاوہ حضرت مولنا غلام علی دہلوی (المتوفی ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء)، قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۲۲۵ھ/)اور امام احمد رضا محدث بریلوی نے بھی آپ کو گیارہویں صدی کا مجدّد تسلیم کیا ہے۔[۱۰]

Marfat.com

حضرت مجدّد الف ثانی جو سترہ سال کی عمر شریفہ میں فارغ التحصیل ہو گئے تھے اور اس کے بعد تمام سلاسل کے شیوخ سے علم باطنی حاصل کرتے رہے خاص کر حضرت خواجہ باقی باللہ (م ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء) سے جو نقشبندی سلسلے میں آپ کے شیخ طریقت تھے علم باطنی حاصل کیا اور شریعت وطریقت کے رہبر ورہنما بن کر سامنے آئے چنانچہ آپ کے شیخ طریقت ایک مکتوب میں حضرت مجدّد الف ثانی کے متعلق رقمطراز ہیں:۔

''حال ہی میں سر ہند سے ایک شخص احمد نامی آیا
ہے۔ نہایت ذی علم ہے۔ بڑی علمی طاقت رکھتا
ہے۔ چند روز ہی فقیر کے ساتھ اس کی نشست
وبرخاست ہوئی ہے اس دوران میں اس کے
حالات کا جو مشاہدہ ہوا ہے اس کی بنا پر توقع ہے
کہ آگے چل کر یہ ایک چراغ ہو گا جو دنیا کو
روشن کریگا'' [۱۱]

حضرت شیخ مجدّد الف ثانی نے تعلیمات قرآن وسنتہ کی روشنی میں اپنی اصلاحی کوششوں کا آغاز مغل شہنشاہ اکبر کے عہد سے ہی شروع کر دیا تھا جو دور جہانگیری میں تسلسل کے ساتھ قائم رہا چنانچہ عہد حاضر کے محقق پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب عہد اکبری کا نقشہ اس طرح بیان کرتے ہیں جس عہد میں حضرت مجدّد نے اصلاح معاشرہ کی کوشش شروع کی:۔

''عہد اکبری میں مسلمان غیر اسلامی رنگ میں
اس قدر رنگ گئے تھے کہ کفر واسلام میں امتیاز

Marfat.com

مشکل ہو گیا تھا۔ مسلمانوں میں سینکڑوں مشرکانہ رسمیں رائج ہو گئیں تھیں جس کا اثر عہد جہانگیری تک تھا۔ حضرت مجدد نے بھرپور اخلاص کے ساتھ اس کے اصلاح کی کوشش کیں جس ماحول میں ''آوازہ حق'' بلند کرنا اپنے سر کو تلوار پر رکھنے کے مترادف تھا حضرت مجدّد نے پوری اسلامی حمیت اور غیرت کے ساتھ بڑے جرأت مندانہ انداز میں اعلاء کلمۃ الحق ادا کیا۔''[۱۲]

ڈاکٹر صاحب آگے چل کر مزید حضرت شیخ مجدد کے مکتوبات کے حوالے سے اس تاریک دور کا پس منظر پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

''ذرا خیال کریں کہ معاملہ کہاں تک پہنچ چکا ہے۔ مسلمانی کی بو بھی باقی نہ رہی''۔[۱۳]

ان حالات کا سرسری جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دور اکبری یا جہانگیری میں علماء حق یا تو اپنا کردار ادا نہیں کر رہے تھے یا ان کی کوشش کامیاب نہیں ہو رہی تھی جبکہ دنیا دار علماء دین بادشاہوں کی خوشامدی میں یہاں تک بہہ گئے تھے کہ ان کو خیال تک نہ رہا ہے کہ ہمارے بعد دین پر جو زوال آئے گا اس کا وبال قیامت تک ہمارے سروں پر رہے گا۔ لگتا یہ ہے کہ بادشاہوں کی شہنشاہیت کے ڈر خوف سے اس زمانے کے علماء نے اعلاء کلمۃ الحق کی بجائے ''رخصت'' کا استعمال کیا جس طرح دین محمدی میں بعض ناگزیز حالات میں کلمہء کفر زبان سے

Marfat.com

کہنے کی اجازت ہے اگر جان کا خطرہ ہو مگر دل سے اس کو برا ہی سمجھے ممکن ہے اس پر عمل کرتے ہوئے اکثر علماء اور صوفیا نے عمل کیا ہو مگر اسی دین نے ہمیں ''عزیمت'' کا سبق بھی دیا ہے اس کو یہاں ایک عام مثال سے بتاتا چلوں کہ رخصت اور عزیمت میں کیا فرق ہے اور اس کی کیا اہمیت و عظمت ہے۔ قرآن کریم میں روزہ کے احکامات کے سلسلے میں ارشاد ربانی ہے کہ:۔

> ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے ۝۱۸۳ گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو ۝۱۸۴''
>
> (البقرہ۔ ۱۸۴۔ ۱۸۳)

اس آیت میں روزہ دار کو اگر سفر یا بیماری یا ضعف کے باعث روزہ رکھنے میں پریشانی محسوس ہو تو رخصت دے دی گئی ہے کہ ان کی گنتی بعد میں پوری کر لینا یا ایک ضعیف آدمی روزہ نہ رکھ سکے تو ایک مسکین کو کھانا کھلا دے مگر عزیمت یہ بتائی کہ اگر ہر حال میں مسلمان روزہ رکھ لے تو یہ اس کے لئے زیادہ بہتر ہے اسی کو عزیمت کہا جاتا ہے کہ اگرچہ رخصت حاصل ہے مگر عزیمت پر عمل کیا جائے چنانچہ امام ربانی

Marfat.com

نے کفر والحاد کے سامنے رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل کیا اور سجدہ تعظیمی سمیت تمام خرافات کی رد میں آپ نے اعلاءِ کلمۃ الحق ادا کیا جس کی پاداش میں آپ کو چند سال قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں جو آپ نے سنت یوسفی اور خاص کر سنت رسول اللہ ﷺ سمجھ کر گزاریں کیونکہ جب نبی کریم ﷺ نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا تو کفار و مشرکین نے اس سے آپ کو روکا یہاں تک کہ شعیب ابی طالب میں کئی سال حضور ﷺ نے گذارے۔ چنانچہ آپ نے بھی اس بڑی سنت کی پیروی کی خاطر دنیاوی صعوبتیں برداشت کیں مگر کلمہءِ حق زبان سے جاری رکھا۔

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے عزیمت کو رخصت پر یعنی اجازت پر استقامت کو ترجیح دے کر تاریخ ہند کو یکسر بدل دیا، اگر آپ رخصت پر عمل کر لیتے تو ممکن ہے بادشاہ وقت آپ کو بھی سونے چاندی میں تول دیتا مگر پوری مسلم قوم کو سیدھا کرنے والا کوئی نہ ہوتا اور پوری مسلم قوم کا نا جانے کیا حال ہوتا اور آج ہم آپ بھی مسلمان ہوتے یا نہ ہوتے یہ درحقیقت حضرت کا دین پر استقامت کا نتیجہ تھا کہ تاریخ ہند میں اسلام کا پرچم حضرت کے اعلاء کلمۃ الحق کی بنا پر بلند رہا جس طرح سیدنا امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن معاویہ کے ہاتھ پر اس لئے بیعت نہ کی کہ اگر آل نبی ایک فاسق کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے تو اسلام کا نقشہ آج کچھ اور ہوتا لیکن سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رخصت پر عزیمت کو فوقیت دیتے ہوئے صاف انکار کر دیا کہ میں یزید سے بیعت نہیں کر سکتا اگرچہ وہ یہ یقیناً سمجھتے ہوں گے کہ اس کا

Marfat.com

نتیجہ بہت بھیانک ہو گا اور ہوا بھی مگر کربلا میں سب کے سر تو تن سے جدا کروانا پسند کر لئے مگر اس بدعت کا ذمہ نہ لیا کہ ایک مومن / صحابی رسول /آل رسول کسی بھی فاسق کے ہاتھ میں ہاتھ دے چنانچہ اس عزیمت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۴۰۰ سال گذر گئے مگر حقہ کہ بنائے لا الہٰ کی گونج آج بھی سدا دے رہی ہے۔ خواجہ خواجگاں سیدنا معین الدین چشتی علیہ الرحمہ نے حق فرمایا:

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الہٰ است حسین [۱۴]

اور کسی شاعر نے یہ بھی خوب کہا:

حشر تک چھوڑ گئے اک درخشندہ مثال
حق پرستوں کو نہ بھولے گا یہ احسان حسین [۱۵]

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس استقامت پسندی کو اور عزیمت کے اس کارنامے کو دور حاضر کے معروف شاعر جناب ادیب الحسن رائے پوری صاحب اپنی ایک منقبت میں اس طرح سمیٹتے ہیں۔

آل نبی کا کام تھا آل نبی ہی کر گئے
کوئی نہ لکھ سکا ادیب ایسی کتاب ریت پر

راقم الحروف نے جب دور اکبری اور جہانگیری کا مطالعہ کیا تو اس میں سینکڑوں خرافات کو پایا اور تعجب کرتا ہوں کہ اس زمانے میں اکثر علماء نے کیونکر رخصت پر عمل کیا اور کیوں نہ کلمہ ء حق بلند کیا۔ بہت

Marfat.com

ممکن ہے کہ اعلائے کلمۃ الحق کہنے والوں کی آواز دربار سلطانی تک رسائی حاصل نہ کر رہی ہو اور وہ علماوصوفیاء اپنی اپنی جگہ اپنے ارادت مندوں کو دین اکبری سے دور رکھ رہے ہوں اور جہانگیری دور میں بھی وہ اپنی سعی کر رہے ہوں مگر جب تک سلطانی رنگ نہیں بدلتا اس وقت تک معاشرہ کو بدلنا ممکن نہ تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے اعلاءِ کلمۃ الحق کے لئے حضرت احمد سرہندی فاروقی کا انتخاب فرمایا جن کی آواز دربار سلطانی تک پہنچی اور اپنے دین متین کی حفاظت ان کی زبان کے ذریعہ فرمائی اگرچہ آپ استقامت کا پہاڑ تھے مگر پھر بھی آزمائش سے گذرے اور اللہ کے فضل و کرم سے تمام آزمائشوں میں پورے اترے آپ دراصل قرآن کی مندرجہ ذیل آیات کا تفسیری نمونہ تھے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ ۱۳ الاحقاف۔

ترجمہ: بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے نہ ان پر خوف اور نہ ان کو غم [16]

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا ......۝ ۳۰ فصلت

ترجمہ: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور غم نہ کرو... [17]

حضرت مجدد الف ثانی نے اسی استقامت دین کا مظاہرہ کیا لیکن ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کی مزید آزمائشوں میں بھی پورا اترے جس وقت

Marfat.com

آپ کو جہانگیر نے قید میں رکھا ہوا تھا اس وقت آپ کے گھر والوں کو بھی تنگ کیا گیا آپ کے کتب خانے کو نقصان پہنچایا مگر آپ اللہ تعالیٰ کی ہر آزمائش میں پورا اترتے گئے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بنتے گئے حدیث قدسی میں خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے:۔

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوست بناتا ہے تو
اس کو بلاؤں میں ڈال دیتا ہے اور جب وہ دوستی
میں اور اضافہ فرماتا ہے تو بال بچوں اور مال
ودولت کو چھین لیتا ہے۔" [۱۸]

اللہ تعالیٰ کی آزمائش میں جب کوئی بندہ بشر پورا اترتا ہے تو رب کائنات اس سے اپنے دیگر بندوں کے لئے رہنمائی کے کام لیتا ہے اس کو مرشد بنا دیتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو سیدھے راستے پر لائے اور ان کو امر رہنے کی تعلیم دے چنانچہ اس کا اظہار بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک قول میں یوں فرمایا:۔

"جب خدا کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس
کو نصیحت کرنے والا اور اس کے دل کو تنبیہ
کرنے والا بناتا ہے جو پھر نیکی کا حکم دیتا ہے
اور بدی سے منع کرتا ہے"۔ [۱۹]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ان دونوں احادیث قدسیہ کے آئینہ تھے وہ شریعت محمدی کے عامل تھے اور اس کے عمل میں جو بھی آزمائش آئی اس کو صبر واطمینان کے ساتھ گذارتے گئے اور رشد وہدایت کا سلسلہ قید وبند میں بھی مکتوبات کے ذریعہ اور قول وفعل

Marfat.com

کے ذریعہ جاری رکھا چنانچہ اپنے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم اور خواجہ محمد سعید کے نام ایک خط میں رقمطراز ہیں:۔

> ''فرزندان گرامی مصیبت کا وقت اگرچہ تلخ وبے مزہ ہے لیکن اس میں بھی فرصت میسر آجائے تو غنیمت ہے اس وقت چونکہ تم کو فرصت میسر ہے' خدا کا شکر بجالا کر اپنے کام میں مشغول ہو جاؤ...... تمہارے سینے میں کوئی مراد بھی باقی نہ رہے حتیٰ کہ میری رہائی کی آرزو بھی جو اس وقت تمہاری سب سے اہم آرزوؤں میں ہے' نہ ہونی چاہئے..... جہاں بیٹھے ہوئے ہیں اسی کو اپنا وطن سمجھیں یہ چندروزہ زندگی جہاں بھی گذرے اللہ کی یاد میں گزرنا چاہیئے۔'' [۲۰]

حضرت شیخ مجدّد نے لگ بھگ ۳ سال قید بند میں گذارے اس دوران جہاں کفار قیدیوں کو اپنے علم و عمل سے مسلمان کیا وہاں ہی شاہی لوگوں سے بھی قریبی رابطہ حاصل ہوا بلکہ کئی دفعہ دربار جہانگیری میں پیغام اسلام پہنچانے کا موقعہ میسر آیا اور آپ نے دین محمدی کا حقیقی جلوہ دربار میں پیش کیا جس کے باعث جہانگیر اور اس کی اولاد اور اس کے وزراء متاثر ہوتے گئے اکثر نے اپنے کئے سے توبہ کی اور حضرت کے ہاتھ پر تجدید ایمان کی یہاں صرف ایک مکتوب کا حوالہ مزید پیش کررہا ہوں کہ کس طرح حضرت نے تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیا جب جہانگیر نے حضرت کو اپنے دربار میں بلایا تھا تو آپ نے اس کو سجدہ تعظیمی نہیں کیا

Marfat.com

تھا اور یہ حضرت کا اپنے دین پر استقامت کا نتیجہ تھا کہ بقول اقبال:۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمیٔ احرار

اور فقیر نے اس موقع پر حضرت ادیب کی زمین پر یہ شعر کہا ہے:۔

علمائے حق کا کام تھا حضرت مجدد کر گئے
شاہ کے سامنے کہا سجدہ تو صرف خدا کو ہے

مگر حضرت کی تعلیم نے اس جہانگیر کو بدل کر رکھ دیا جس دربار میں شعائر اسلام کا مذاق اڑایا جاتا تھا اور دیگر ادیان کا پرچار تھا حضرت کے اعلائے کلمۃ الحق کی بدولت اسی دربار میں شریعت محمدی کا پرچار ہونے لگا چنانچہ اس کا اظہار اپنے فرزندان گرامی کو ایک مکتوب میں دربار سلطانی کی بدلی ہوئی حالت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہاں کے حالات بہت اچھے اور شکر کے قابل ہیں عجیب و غریب صحبتیں ہو رہی ہیں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ساری گفتگوؤں میں دینی امور اور اسلامی اصول کے متعلق بال برابر کسی قسم کی نرمی یا سستی کا اظہار نہیں ہوا' وہی باتیں جو خاص مجلسوں اور خلوت میں بیان کی جاتی تھیں اور معرکوں میں بھی حق تعالیٰ کی توفیق سے بیان ہو رہی ہیں"....۲۱

حضرت مجدد کی عملی تربیت اور تبلیغ کا اثر جہانگیر پر یہاں تک ہوا کہ ایک موقعہ پر اس نے حضرت کو ایک جگہ ساتھ جانے کی دعوت دی

Marfat.com

حضرت نے پیغام بھجوایا کہ اگر اس قلعہ میں پہنچ کر گائے ذبح کی جائے (جو اس وقت ممنوع تھی) بت گرائے جائیں (جو ایک ناممکن عمل تھا) اور مسجد بنائی جائے (یہ جہانگیر کو زبردست چیلنج تھا) تو فقیر ساتھ چلنے کو تیار ہے۔ اللہ کا کرم دیکھئے کہ حضرت کی زبان سے نکلے ہوئے یہ تینوں عمل جہانگیر نے قبول کر لئے چنانچہ تزک جہانگیری ہی میں یہ واقعہ نقل ہے ایک مختصر اقتباس ملاحظہ کیجئے کہ اعلاء کلمۃ الحق کے اثرات نے کیا تاریخ کا رخ بدلا:۔

"قلعہ تک پہنچنے کے لئے ایک کوس پہاڑ کی چڑھائی طے کرنے کے بعد جب اندر داخل ہوا تو بتوفیق ایزدی اذان دلوا کر نماز اور خطبہ پڑھوایا اور اپنے سامنے گائے ذبح کرائی ان امور میں سے کسی ایک پر بھی آج تک اس قلعہ میں عمل نہیں ہوا تھا۔ میں نے اس توفیق ایزدی کے لئے جو کسی بھی بادشاہ کو اس سے قبل نصیب نہیں ہوئی تھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکرانہ بجالا کر اس قلعے کے اندر ایک عالیشان مسجد تعمیر کئے جانے کا حکم دیا۔" ۲۲

اس قلعہ کی تاریخ بتا رہی ہے کہ جو تقریبات یہاں ہوئیں وہ سب حضرت مجدد کی تعلیمات کا عکس ہیں کہ کہاں اکبر کے دور میں گائے کا ذبیحہ کرنا بڑا جرم ہو گیا تھا اور اب مندر میں گائے ذبح کی جا رہی ہے اب مندر مسجد میں تبدیل ہو رہے ہیں اور گھنٹیوں کی جگہ اذانیں بلند

Marfat.com

۱۰۔ ایضاً ص ۱۵

۱۱۔ سید قاسم محمود ''اسلامی انسائیکلوپیڈیا'' ص ۱۳۱۲، شاہکار بک فاؤنڈیشن ، کراچی

۱۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ''مجدد الف ثانی'' ص ۱۰۹، ادارۂ مسعودیہ، کراچی

۱۳۔ ایضاً ص ۱۰۹

۱۴۔ معین الدین احمد چشتی و شمس الحسن شمس بریلوی ''لمعات خواجہ'' ۲۳۱ معین الادب کراچی

۱۵۔ مولنا محمد شفیع اوکاڑی ''شام کربلا'' ص ۱۵۶، نورانی کتب خانہ کراچی

۱۶۔ امام احمد رضا بریلوی ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' ص ۸۰۱، تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی

۱۷۔ ایضاً ص ۷۶۳

۱۸۔ مخدوم احمد یحیٰی منیری ''مکتوبات صدی'' مترجم شاہ محمد نعیم ص ۳۲۵ ۱ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

۱۹۔ ایضاً

۲۰۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ''مجدد الف ثانی'' ص ۱۳۹، ادارۂ مسعودیہ کراچی

۲۱۔ ایضاً ص ۱۴۷

۲۲۔ ایضاً ص ۱۵۱

☆.....☆....☆

Marfat.com

ہو رہی ہیں۔ حضرت مجدد کی استقامت پرستی اور اعلاء کلمۃ الحق کا نتیجہ آپ کی قرآن پاک پر عمل کا نتیجہ تھی جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اگر مجھ پر سختی سے عمل کرو تو

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○[۸] اسراء۔

ترجمہ: حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔

حوالاجات:

۱۔ سید قاسم محمود ''اسلامی انسائیکلوپیڈیا'' ص ۱۳۱۲، شاہکار بک فاؤنڈیشن، کراچی

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ''مجدد الف ثانی'' ص ۶۴، ادارہ مسعودیہ، کراچی

۳۔ ملا عبدالقادر بدایونی ''منتخب التواریخ'' جلد دوم، ص ۲۵۹، مطبوعہ انڈیا

۴۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ''مجدد الف ثانی'' ص ۷۷، ادارۂ مسعودیہ، کراچی

۵۔ محمد منظور نعمانی ''تذکرہ مجدد الف ثانی'' ص ۱۱۴، مطبوعہ انڈیا

۶۔ ایضاً ص ۱۲۷

۷۔ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی ''کنزالایمان فی ترجمہ القرآن'' ص ۴۱۹ تاج کمپنی کراچی

۸۔ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی ''سنن ابوداؤد'' جلد سوم، ص ۳۰۸ مطبوعہ لاہور

۹۔ مجید اللہ قادری ''مجدد الف ثانی' امام احمد رضا اور حضرات نقشبندہ'' ص ۱۴، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

''تبلیغ دین اسلام میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی قید کے اثرات''

از:ابوالسرور محمد مسرور احمد

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ عالم اسلام کی ایک عظیم شخصیت تھے۔ اس شان کی شخصیت آپ کے بعد پیدا نہیں ہوئی۔ آپ کی دوراندیشی اور تحمل وبردباری نے اسلامی انقلاب کی راہ ہموار کی،آپ نے اسلام کی نَشاۃِ ثانیہ کے لئے قید وبند کو بھی قبول کیا۔آپ ۱۰۲۸ھ سے ۱۰۲۹ھ تک قلعہ گوالیار میں قید رہے۔ قید کی اصل وجہ یہ تھی کہ آپ نے جہاں گیر بادشاہ کے سامنے سر نہ جھکایااور اُس کو سجدۂ تعظیمی نہ کیا۔ جہاں گیر کے دربار میں قاعدہ تھاجو دربار میں حاضر ہو تاوہ سلام کی جگہ سجدۂ تعظیمی بجالا تا۔آپ نے سجدہ نہ کرکے ایمان کی لاج رکھی اور اسلام کا بول بالا کیا۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ اقبال نے کہاہے۔

؎ گردن نہ جھکی جس کی جہاں گیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمئ احرار

آپ کا زمانہ دو بادشاہوں کا زمانہ ہے،اکبر بادشاہ اور جہاں گیر بادشاہ اکبر بادشاہ ابتدامیں سچااور مخلص مسلمان تھالیکن دنیادار علماء کی جاہ طلبی، بد کرداری نے اس کو اسلام سے بیزار کردیا۔ چنانچہ اس نے

Marfat.com

''دین الٰہی اکبر شاہی'' کے نام سے ایک نئے مذہب کا اعلان کیا تا کہ مختلف مذاہب کی ماننے والی رعایا اسی ایک مذہب پر کاربند رہے مگر یہ مذہب زیادہ عرصہ تک نہ چل سکا اور خود بخود ختم ہو گیا۔

حضرت مجدّد الف ثانی کی تجدیدی جدوجہد کا آغاز اکبر بادشاہ ہی کے زمانے سے ہو چکا تھا۔ آپ نے اپنے سفراء کو مختلف اسلامی ملکوں میں بھیجا مثلاً: شیخ محمّد قاسم بدخشی کو ترکستان غربی و شمالی بھیجا۔ شیخ فرخ حسین لاہوری و حجاز، یمن، بغداد، شام مصر وغیرہ بھیجا۔ شیخ فرخ حسین لاہوری کو حجاز، یمن، بغداد، شام، مصر وغیرہ بھیجا۔ شیخ احمد برکی کو خراساں بھیجا۔ شیخ محمد صادق کابلی کو ترکستان شرقی اور چین بھیجا اور بہت سے خلفاء کو ان کے اپنے اپنے شہروں میں بھیجا مثلاً: مکہ معظمہ، بدخشاں، بخارا، استمرقند، اصفہان، بغداد، استنبول، تبریز، بنگال، کشمیر، لاہور، وغیرہ اور شیخ بدیع الدین کو جہاں گیر بادشاہ کی فوج میں بھیجا۔

جہاں گیر بادشاہ کا عہد حکومت حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تبلیغی مساعی کا نقطہ عروج تھا۔ آپ کی اسلامی تحریک نے جہاں گیر بادشاہ کے درباریوں کی تشویش میں اضافہ کیا اور انہوں نے آپ کی گرفتاری کے لئے منصوبہ بندی کی تا کہ آپ کی تحریک پھیل نہ سکے۔ لیکن آپ کی گرفتاری اور قید و بند اسلام کی اشاعت کا سبب بنی..... جیسا کہ عرض کیا گیا آپ کو سجدۂ تعظیمی نہ کرنے کے بہانے قلعہ گوالیار میں قید کیا گیا۔ یہ عظیم الشان قلعہ پہاڑ پر واقعہ ہے۔ اس مقام کے انتخاب سے حکومت اور درباریوں کی تشویش کی نوعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ بعض تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو شہید کرنے

Marfat.com

کا مصمم ارادہ کرلیا گیا تھا۔ لیکن شاید اس لئے شہید نہ کیا گیا کہ آپ کا اثرورسوخ حکومت میں اور پورے عالم اسلام میں تھا۔ لیکن اتنے حلقہء اثر کے باوجود آپ نے قید کو خوش دلی سے قبول کیا اور ذرّہ برابر نہ خود مزاحمت کی اور نہ کسی کو مزاحمت کرنے دی۔ آپ کا انداز فکر بڑا بلند وبالا تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ ''یہ قید بھی اللہ کی طرف سے ہے اس لئے ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی نسبت سے یہ قید بھی محبوب ہے اور جہاں گیر بھی محبوب ہے کہ اس نے اس قید کو ہم تک پہنچایا۔'' آپ کی بے مثال تحمل وبردباری نے یقیناً بادشاہ کو متاثر کیا ہوگا۔ قید کے زمانے میں آپ کی نورانی صورت دیکھ کر بے شمار غیر مسلم قیدی مشرف بااسلام ہوگئے جس کا ذکر علامہ اقبال کے استاد ''Prof.T.W.Arnold'' نے اپنی کتاب ''The Preaching of Islam'' میں کیا ہے.....

۱۰۲۹ھ میں جہاں گیر بادشاہ نے عالم اسلام میں آپ کا اثرورسوخ دیکھ کر یا آپ کے اخلاق عالیہ سے متاثر ہوکر یا کوئی خواب دیکھ کر آپ کو رہا کیا اور آپ کی خدمت میں خلعت فاخرہ بھی پیش کی اور اشرفیاں بھی پیش کیں۔ اس عزت واحترام سے آپ کو رہا کیا اور اپنے ساتھ رکھا۔ آپ ۱۰۲۹ھ سے ۱۰۳۳ھ تک تقریباً چار برس جہاں گیر کی خواہش پر اس کے ساتھ رہے۔ اس طرح لشکریوں، فوجی افسروں، وزیروں اور خود بادشاہ نے فیض پایا اور آپ کی خواہش کے مطابق نظام حکومت میں تبدیلیاں کیں۔ اس طرح آپ کی قید وبند نے نفاذ اسلام کے لئے راہیں کھول دیں اور پھر جہاں گیر بادشاہ نے اپنے مُعْتَمَدْ وزیر نواب مرتضٰی خاں کو نفاذ حکومت اسلامیہ کے لئے علماء کا کمیشن بنانے کے لئے ہدایت کی۔

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی مصاحبت سے جہاں گیر بادشاہ کو آپ سے بڑی عقیدت ہو گئی چنانچہ جب وہ دمہ کے دورے میں مبتلا ہوا اور شاہی حکماء سے علاج نہ ہو سکا تو آپ کی دعا سے صحت یاب ہوا پھر اُس نے آپ کے گھر کا کھانا کھانے کی درخواست کی، آپ نے وہ آرزو پوری کی اور گھر سے کھانا پکوا کر بھیجا جو اُس نے بڑی عقیدت سے کھایا۔ اسی طرح جب قلعہ کانگڑا کو فتح کرنے کے لئے فوج بھیجی تو سپہ سالار کو ہدایت کی کہ آپ کی دعائیں لے کر پھر اس مہم پر روانہ ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ قلعہ پہلی مرتبہ جہاں گیر کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ پھر جہاں گیر کی خواہش پر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ جہاں گیر کے ساتھ اس قلعہ میں گئے اور عہد اکبری میں گائے کی قربانی پر پابندی کے بعد پہلی مرتبہ یہاں گائے کی قربانی کی گئی اور ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی قید نے سارے عالم کو اپنی طرف متوجہ کر دیا۔ حکومت کے اندر رہ کر جو لوگ اسلام کے خلاف کوششیں کر رہے تھے وہ ناکام و نامراد ہوئے۔ پھر تاریخ کا رُخ پلٹ گیا، اسلام کی تباہی کے آثار مٹ گئے، ترقی و عروج کا دور آیا.... جہاں گیر بادشاہ کے بعد شاہ جہاں بادشاہ کی اسلام پسند حکومت آئی۔ پھر اورنگزیب عالم گیر کے زمانے میں عملاً اسلامی حکومت نافذ ہو گئی۔ اورنگزیب عالم گیر، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کے مرید اور آپ کے بیٹے حضرت خواجہ سیف الدین علیہ الرحمہ سے فیض یافتہ تھے۔

Marfat.com

الغرض حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کی قید سے ایک طرف آپ کی اخلاقی وروحانی بلندیوں کا اندازہ ہوتا ہے دوسری طرف آپ کے اثرات کے نتیجے میں نظام حکومت میں ایک اسلامی انقلاب برپا ہوا۔ اگر ہم آج بھی متحد و متفق ہو کر حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کے طریقہ تبلیغ واصلاح کو اپنالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ حقیقی اسلامی انقلاب نہ آئے۔ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ نے سنت نبوی ﷺ پر چلتے ہوئے پہلے انسانوں کو بنایا پھر انہی انسانوں نے اسلامی انقلاب برپا کیا۔ حقیقی انقلاب سچے انسان ہی برپا کرتے ہیں..... اللہ تعالیٰ ہم کو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے......آمین!

تو میری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
ترے پیمانے میں ہے ماہ تمام اے ساقی!

وما علینا الا البلاغ المبین

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات ' کمالات و احسانات

پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی مجدّدی
(میرپور خاص سندھ)

آسمانِ علم و فضل پر نجانے کتنے چاند ستارے درخشاں ہوئے۔ ہر ایک کی اپنی اپنی چمک ' چاندنی اور روشنی..... مگر ایک چاند ایسا طلوع ہوا کہ جس کی روشنی کو ایک ہزار سال تک دنیا کو مُنوّر رکھنا ہے ..... ایک ایسا ماہتاب کہ جس نے آفتابِ نبوت ﷺ سے اِکتسابِ فیض کیا اور اُس کی روشنی اور چمک مُستفاد لی تھی..... اور اب ایک ہزار سال تک اُس کی چمکتی ہوئی مُنوّر چاندنی کو ظُلمتِ شب میں اُجالا کرنا ہے۔

اور جب چاند طُلوع ہوتا ہے تو چمکتے ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے اور اُسی چمکتے چاند کی رہنمائی میں راہِ ہدایت طے ہوتی ہے..... وہ ''صِلَة'' جس کی بشارت حضورِ انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی (جمع الجوامع: علامہ سیوطی)۔ وہ جامع البَحرَین کہ جس نے راہ ہدایت کے دو عظیم دریاؤں، دریائے شریعت و دریائے طریقت کو دوبارہ مِلا کر ایک کر دیا.....!

حضرت مُجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کے بیان میں اِنسان حیران ہوتا ہیں کہ وہ کہاں سے شروع کرے اور کہاں پر اِختتام کرے ۔ وہ تو ایک ناپیدا کنار سمندر ہے۔ آنکھیں خیرہ اور عقل حیراں ہو جاتی ہے۔ گرچہ کماحقہ ' ہم اُن کو بیان تو نہیں کر سکتے، مگر اُن کے عظیم الشان احسانات کا محض یہاں شکریہ ادا کرنے حاضر ہوئے ہیں۔

Marfat.com

مِلّتِ اِسلامیہ پرآپ کے احسانات کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ ہی کماحقہ' بیان کر سکتے ہیں۔

سامعینِ کرام.....!اگرہم اپنی آسانی کے لیئے اسلام پاک کے پہلے ایک ہزار سالہ دور کو الگ ،اور دوسرے ہزار سال کے دور کو الگ کرلیں، اور دوسرے ہزار سال کا علمی مطالعہ حضرت مجددالف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی سے کریں،تواِس دوسرے ہزار سالہ دور کی عِلمی ،روحانی، غرض ہرجہت کی اِفہام و تفہیم نہایت آسانی سے ہو سکتی ہے۔اور دوسرے ہزارے میں حضرت مُجددالف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی حیثیت فُغانی کے اس شعر کے مصداق بنتی ہے۔

؎ یک چراغ است دَرِیں خانہ واز پُرتوِ آں
ہر کُجا می نگرم اَنجُمنے ساختہ اند..!!
(اِس گھر میں ایک ہی چراغ ہے اور اُسی کی روشنی
سے جہاں دیکھتاہوں محفلیں سجی ہوئی ہیں)۔

آپ کے مکتوبات شریفہ قُوت اِستدلال، حُسنِ بیاں، بے پناہ جذبہء خُلوص اور بے مِثال اِنشاء پردازی کا ایک عجیب وغریب نمونہ ہیں۔ ایسا اندازِ بیاں کسی صاحبِ داعیہ کو شاید ہی نصیب ہوا ہو۔ایک خوبصورت باغِ معانی ہے ،جس میں طرح طرح کے مسائل خوش رنگ پھولوں کی طرح کھلے ہوئے ہیں...... غرض آپ کے ان مکتوبات شریفہ میں آپ کی تعلیمات موتیوں کی طرح بکھری ہوئی ہیں۔ عبارت میں عینُ الیقین، جوش اور صِدق اِتنا زیادہ ہے اور ایک ایک لفظ ایک دوسرے سے اس طرح پیوست ہے گویا ایک لڑی ہے جس میں گوہرِ آبدار پروئے ہوئے

Marfat.com

ہیں۔ بقول صاحبِ زُبدۃ المقامات (خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ) آپ نے ہر مضمون کو ایک رنگین باغ بنادیا ہے۔

مختلف مسائل پر آپ کے ارشادات وہ جواہر پارے ہیں جو ہمیشہ چمکتے رہیں گے۔ علامہ اقبال نے ''انسان کے نفسیاتی مسائل'' کے موضوع پر لندن میں ایک تقریر کی تھی۔ جس میں ینگ کی تَغلیط کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

> ''اس کے بارے میں ایک ہندی عالم (حضرت مُجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) کے خیالات کا میں اظہار کرنا چاہتا ہوں مگر انگریزی زبان کا دامن اتنا تنگ ہے کہ اُن کے الفاظ کا کماحقہ' ترجمہ نہیں ہو سکتا''......ایک اور جگہ علامہ صاحب نے آئن سٹائن کے نظریات کے مطمحِ نظر کی تطبیق حضرت مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے افکار و نظریات سے کی۔''
>
> (مجدّد ہزارہ دوم: مقالہ: نظریہ وحدۃ الوجود وحدۃ الشہود اور مغربی مفکرین ص۱۷۶۔۱۷۷: از استاذی ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب)۔

سامعین کرام......! حضرت مجدّد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ کو اپنی دعوتِ اصلاح و تجدید میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اِس کی بنیادی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ اسلام اپنے اندر ایک تجدیدی نظام رکھتا ہے۔ یہ نظام کسی دوسرے مذہب میں موجود نہیں ہے۔ لہٰذا اُن میں اگر کوئی بگاڑ پیدا ہوتا

Marfat.com

ہے تو اُس کو درست نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ وہ بگاڑ اس پورے دین مذہب کو تبدیل کر دیتا ہے۔ بخلاف اس کے اسلام کا اپنا ایک تجدیدی نظام ہے جو اسلام پاک کو واپس اُسی نہج پر لاتا ہے اور صراطِ مستقیم سے سرِ مُو اِنحراف نہیں کرنے دیتا۔ (اِسی لیئے اسلام قیامت تک کے لیئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے).....اس نظام کے سب سے بڑے مجدّد ''Revivalist'' پورے دوسرے ہزارے کے آپ کی ذاتِ گرامی ہے۔ جو واپس اِس نظام کو اپنی اصل نہج پر لائے۔

آپ کا ایک عظیم الشان کارنامہ شریعت وطریقت کو ایک دوسرے سے قریب تر کرنے بلکہ اُن کا دوبارہ اِتحاد وادغام ہے۔ حُضور انور ﷺ اور صحابہ ء کرام رضی اللہ عنہ کے دور میں شریعت وطریقت میں کوئی مُغائرت نہیں تھی۔ بلکہ دونوں یک جاں دو قالب تھیں۔ مگر امتدادِ زمانہ سے اُن کے درمیان مغائرت کی خلیج حائل ہو گئی .... شریعت صرف ظواہر کی پابندی رہ گئی اور طریقت غیر اسلامی افکار وعقائد کی آماجگاہ بن گیا.... حاملانِ شریعت وصاحبانِ طریقت دونوں ایک دوسرے کے حریف بن گئے.....آپ نے بحُسن وخُوبی شریعت اور طریقت میں تطبیق دی اور ان کا اصل مقام مُتعین کیا۔ آپ نے واشگاف انداز میں اعلان کیا کہ طریقت، شریعت کی کنیز ہے۔ ایک جگہ آپ لکھتے ہیں:۔

''تصوف اس لیئے نہیں کہ غیبی صورتیں اور شکلیں مشاہدہ کریں اور نُوروں اور رنگوں کو دیکھیں بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ:

Marfat.com

۱۔ مُعتَقِدَات شَرعِیَہ میں زیادہ یقین حاصل ہو جائے، تاکہ اِستدلال کی تنگی سے نکل کر کشف (باطنی مشاہدہ) کے میدان میں آ جائیں۔

۲۔ اَحکامِ شریعت بجالانے میں آسانی ہو جائے۔ یاد رہے کہ تَصوف دراصل عُلُوم شرَعیہ کا خادم ہے۔ شریعت کا مخالف نہیں.....''۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں....... ''قرآن مجید میں ارشاد ہے:

''اور جو ایمان والے ہیں ان کی محبت اللہ (تعالیٰ) کے لیئے بہت شدید ہے'' (سورہ البقرہ)

''اگر تمام جہاں جتنی ظلمتیں اور کدورتیں باطن میں ڈال دیں اور اُس محبت کو قائم کرلیں تو کچھ غم نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر تمام پہاڑوں کے برابر اَنوار و کیفیات، باطن میں زیادہ کردیں، لیکن اِس محبت میں بال برابر کمی کردیں تو اِس کو سوائے خرابی کے اور کچھ نہ جاننا چاہیئے.''

''کمال محبوب کی اطاعت سے حاصل شریعت کی مُتابعت پر موقوف ہے۔ کیوں کہ یہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔''.....

فرماتے ہیں:

''شریعت کے تین اجزاء ہیں..... عِلم، عَمل، اور اخلاص۔ اور اُن کا حصول اللہ تعالیٰ کی رضا کا حُصول ہے اور یہ

Marfat.com

رضا دنیا وآخرت کی تمام سعادتوں سے بڑھ کر ہے۔
تصوف، شریعت کے تیسرے جزو اِخلاص کو کامل کرتا
ہے۔''

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پہلے صُوفی ہیں جنہوں نے حتمی طور پر منازلِ تصوف مُتعیّن فرمائیں۔ اُن میں مزید عُروج وتَرقی کی نوید سُنائی۔ یہ کہہ کر کہ ''حق تعالیٰ وَرَاءُ الوَرَاء'' ہے (یعنی بلند سے بلند تر ہے)۔ اِسی سے ترقی وعروج کی نئی منازل کا پتا چلا۔ ورنہ آپ سے پیشتر صُوفیائے کِرام اکثر مرتبہء فنائیت میں پہنچ کر اپنے وُجود کو گم کر کے اور تنہا ذاتِ واحِد کو محسوس کر کے وَحدۃ الوجود کا دَم بھرنے اور ''اَنا الحق'' (میں اللہ تعالیٰ ہوں) کی صدائیں بلند کرنے لگے تھے آپ نے ہی وحدۃ الوجود کو ایک تنگ کوچہ قرار دیا۔ حالانکہ آپ سے پیشتر صوفیائے کرام کے لیئے یہی کُل کائنات تھی۔ تصوف میں آپ کے اِحسانات میں اہم یہ بات بھی ہے کہ انہوں نے انسان کو اُس کا اصل مقام عُبدیت مُتعین کر کے دِیا' جو اسلام کا مُنتہائے مقصود تھا، مگر مُرورِ زمانہ سے اُس میں کافی تبدیلیاں واقع ہو گئیں تھیں۔ آپ سے پیشتر جب کسی صُوفی کو عُروج حاصل ہوتا تو وہ اپنا مقامِ عبدیت بھول جاتا تھا۔ اور اللہ پاک کی ذات اَحدیت مآب کا اُس پر اتنا اثر ہوتا تھا کہ اپنا اصل مقامِ عبدیت بھول کر اپنے آپ کو وُجود برحق سمجھنے لگتا تھا۔ اور اُسی تصوف کو منتہائے کمال سمجھتا تھا..... آپ نے جب صوفیائے کرام کو وحدۃ الوجود کے تنگنائے سے نکالا اور اُنہیں وحدۃ الشُّہود کے بحرِ بیکراں کا پتا دیا تو اُس کے ساتھ ہی انسان کی صدیوں سے جامد اور رُکی ہوئی ترقی، ایک دفعہ پھر

Marfat.com

نئی نئی منازل ومراحل کی طرف رَواں دَواں ہو گئی۔

علامہ اقبال نے حکیم نطشہ جس نے ''انسان کامل'' کایو رپی تصور اُجاگر کیا، کے بارے میں ''جاوید نامہ''میں فرماتے ہیں کہ:۔

''کاش وہ شیخ احمد رحمتہ اللہ علیہ کے دور میں ہوتا۔

تاکہ اُس کوسُرور سَرمَدی حاصل ہو جاتا''!!...

خود علامہ اقبال کے تصور خُودی پر حکیم نطشہ کا اثر نہیں بلکہ حضرت مجدّد الف ثانی کے تصور ''وحدۃالشّہود'' کا ہے۔

در حقیقت انسان کو جب تک اپنی کم مائیگی اور اپنی عبدیت کا پتا نہیں ہوتاوہ ترقی نہیں کر سکتا۔یہ اُس کی کم مائیگی یاخاکساری ہی ہے جو اس کو حرکت وعَمل پر مجبور کرتی ہے۔یہ ایک بے پناہ طاقتور جذبہ ہے جوانسان میں تب ہی پیدا ہو سکتا ہے جب اُس کو اپنی اصل حیثیت کا ادراک ہو جاتا ہے، کہ میں محض ایک مُشتِ خاک ہوں جس کو حقیر سمجھا گیا۔ مگر اللہ پاک نے کرم فرمایا اَشرف المخلوقات قرار دیکر نیابتِ ارضی عِنایت فرمائی۔جنّت میں رکھا مگر ازلی دشمن (ابلیس) کی وجہ سے وہاں سے نکلنا پڑا۔ مگر مجھے دوبارہ اُس جنت /اس مسرت کامِل ''Absolute Pleasure'' کو حاصل کرنا چاہیئے۔

اِسی جذبہ کی وجہ سے اُس کی تمام جِبلّی صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں اور اس کے عقل وشعور کو مَہمیز لگتی ہے..... مگر وَحدَۃالوُجود میں چونکہ مالک اپنے وُجود کو ذاتِ حق تعالیٰ میں گُم کر دیتااور یہ سمجھتاہے کہ بس اس سے آگے کوئی منزل کوئی ترقی نہیں، لہٰذااس کی تمام ترقیات یکسر رُک جاتی ہیں۔فکر وخیال ٹھہر کر رہ جاتے ہیں اور وہ جمُود کاشِکار ہو جاتا

Marfat.com

ہے۔ حضرت مُجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ نے ہی یہ وضاحت فرمائی کہ یہ محض ایک سَراب ہے۔ اللہ تعالیٰ وَرَاءُ الوَراء (بلند سے بلند تر) ہے۔ اور یہ فرمایا کہ یہ محض ایک ابتدائی منزل ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تک پہنچنے کے لئے ابھی بہت کچھ منازل طے کرنے ہیں، مگر اُس کی ذات احدیث مآب اتنی بُلند ہے کہ انسان کا طائرِ تخیّل وہاں تک پہنچ نہیں سکتا۔ مزا وصال میں نہیں فِراق میں ہے.. یہ بات مالک کے آتشِ شوق کو اور بھڑکاتی ہے اور وہ ہمیشہ عالمِ فِراق میں نئی نئی ترقیات اور مُنازل کو طے کرتا رہتا ہے۔ اور ''اِنسانِ کامل'' بننے کا یہی طریقہ ہے..... اِسی نظریہ سے وہ جُمود ٹوٹا جس نے صُوفیائے کرام کے اَذہان کو جکڑ رکھا تھا۔ اور نت نئے عُروج وترقی کے مقامات کے بند در کھل گئے..... اگر آپ کے اِسی ایک تجدیدی کارنامے کی قدر وقیمت کا اندازہ لگایا جائے کہ کس طرح آپ نے انسان کی روحانی ترقیات ومنازل کے اعلیٰ ترین مقامات کا پتہ انسان / مالک / صوفیائے کرام کو بتایا، تو آپ کا صرف یہی ایک کارنامہ کافی وشافی ہے۔!!

وَحدۃ الوجود اور وحدۃ الشُّہود صرف لفظی نزاع نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض حضرات فرماتے ہیں۔ حضرت اِمام ربانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

> ''توحید شُہودی' ایک کو دکھانا ہے اور توحید وُجودی ایک کو موجود جاننا اور اس کے غیر کو نابُود سمجھنا ہے۔ توحیدِ وُجودی علم الیقین کی قسم میں سے ہے اور توحیدِ شُہودی عینُ الیقین کی قسم سے..... توحیدِ شُہودی راہ سُلوک کی ضروریات

Marfat.com

میں سے ہے، کیوں کہ فنا اِس کے بغیر ثابت نہیں ہوتی اور مَرتبہء عینُ الیقین اِس کے سوا مُیسر نہیں ۔ اور علم الیقین بغیر اس معرفت کے حاصل ہے، کیوں کہ علم الیقین اِس کے ماسوا کی نفی کو مستلزم نہیں......آفتاب کا دیکھنا اِس کا مُستلوم نہیں کہ ستاروں کو نیست و نابود سمجھا جائے.....آفتاب کی روشنی کی تیزی نے ستاروں کو آنکھوں سے اوجھل کر رکھا ہے۔ اگر دیکھنے والے کی آنکھ اُسی آفتاب کی روشنی سے روشن ہو جائے، تو وہ آفتاب کے ہوتے ہوئے ستاروں کو دیکھے گا"......

(بنام شیخ فرید بخاری رحمتہ اللہ: مکتوبات امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ: ج۔اول: نمبر ۴۳)۔

ڈاکٹر جاوید اقبال اِس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"وحدتِ وجود کے حامی صُوفیہ کا ایمان تھا کہ ہر شئے میں خدا ہے بلکہ ہر شئے خُدا ہے۔ اسی تصور سے مُتاثر ہو کر اکبر نے "دینِ الٰہی" ترتیب دیا اور اِس صوفی نظریہ کی ہندووں پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے اِدغام کی کوشش کی۔ شیخ احمد رحمتہ اللہ نے یہ واضح کر دیا کہ خالق کی ذات اپنی مخلوق سے علیحدہ ہے۔ اور مخلوقات اُس کی ذات تک

Marfat.com

کبھی نہیں پہنچ سکتیں۔''

(ملٔے لالہ خام: صہ ک)۔

جیسا کہ آپ نے ایک جگہ یہ فرمایا ہے کہ:۔

''میں مُشیخت کرنے نہیں آیا بلکہ میرے ذِمہ مُہتَم بِالشان کام ہے۔''

(حضرت مجدّد الف ثانی: مولنا سید زوّار حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ)

اور ہماری نظر میں وہ کام ہے: شریعت و طریقت کی بہترین تشریح و توضیح و تطبیق.....آپ کو جو کچھ عطا ہوا وہ آدابِ شریعت و سُنَن کو اُن کی اِنتہا پر لے جا کر عمل کرنے سے مِلا۔آپ کے مکتوبات اِتنے واضح' صریح' صاف اور روشن ہیں کہ کسی نے اُن کی صحت پر شک نہیں کیا.....آپ کی شخصیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ اِعتدال وتوازن رکھ دیا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ علمی و رُوحانی مسائل کو اپنی صحیح جگہ پر رکھتے چلے گئے۔آئینے پر اگر گرد و غبار جمع ہو جائے اور کوئی اُس کو اچھی طرح صاف کر دے تو وہ مُجلّا ہو کر چمکنے لگتا ہے۔

بعینہٖ یہی کچھ آپ نے آئینہ ءِ اسلام کے ساتھ کیا،اور یہی تجدیدِ الفِ ثانی ہے.....!۔آپ وہ واحد مجدّد ہیں (وہ بھی مُجدّد الف ثانی) کہ جِس کے مُجدّد ہونے پر پورے عالَمِ اسلام کو اتفاق ہے۔ذٰلِکَ فَضۡلُ اللہِ یُؤۡتِیۡہُ مَنۡ یَّشَاءُ (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے)۔یہاں تک شدید ترین مخالف بھی آپ کو مُجدّد ہی کہتے ہیں۔بے شک اللہ کی عطا کی ہوئی خلعت ہے.....!!

آپ کی ایک مابہِ الاِمتیاز خصوصیت مُتقدمین کے لیئے آپ کا بے پناہ

Marfat.com

ادب واحترام اور اُن کے اقوال وافعال کی بہترین تشریح، وتوضیح، تاویل اور دفاع ہے۔ یہ اُن متاخرین کے لیئے ایک تازیانہء عبرت ہے، جو غیر مسلک کے بزرگوں کی شان میں تنقیص کرتے ہیں.... سلسلہ ہائے تصوف اصل میں طبائع کے رنگ (اَلوان) ہیں۔ اُن ہی کی مُناسبت سے ہر ایک کو اپنا حصہ، جہاں مُقرر ہے ملتا ہے۔ یہی آپ کی تعلیم ہے۔

ان عظیم الشان کارناموں کے علی الرغم، آپ نے ایک گوشہ میں دُنیا و مافیہا سے لاتعلق رہ کر یا اربابِ اقتدار کے حضور بربنائے مَصلحت چُپ رہ کر زندگی بسر نہیں کی۔ بلکہ ایک پر جوش مُجاہد کی **طرح افضل ترین** جہاد کلمۃ العدلِ عندَ سُلطانِ جائر کیا۔ اور یہ اُصول **ہمیشہ کے لیئے متعین** ہو گیا کہ صاحبِ دَاعیہ کو رخصت نہیں عزیمت اختیار کرنی چاہیئے۔

آپ کے تمام مداح، یہاں تک کہ وہ بھی جنھوں نے آپ کی ذاتِ گرامی پر تنقید کی کوشش کی۔ اُن سب کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ آپ کی دو سب سے بڑی کرامات بہر حال ضرور موجود ہیں۔ ایک مکتوبات شریفہ، دوسری آپ کی اولاد... (رودِ کوثر: شیخ محمد اکرام)..... اَلحمدالله آج بھی آپ کی اولاد میں وہ دُرِ بے بہا موجود ہیں۔ ع

جس کے نفَسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار

یا آپ کے عظیم سِلسلہ سے وابستہ وہ اَفراد ہیں جو مِلتِ اسلامیہ کا قابلِ فخر سرمایہ ہیں..... گُفتار و کردار میں الله کی بُرہان ہیں اور علامہ اقبال کے اِس شِعر کے صحیح مِصداق: ؎

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن!

Marfat.com

آپ کی تعلیمات خُوشبو بن کر اُڑیں اور اَطراف واَکناف عالم کو مُعطّر کیا۔ یہاں تک کہ ہر مُتأخِر (پیچھے آنے والے) سے آپ کی تعلیمات کی خوشبو آنے لگی!!..... بعض نے کُھل کر واشگاف انداز میں آپ کے الطاف واحسانات کا تذکرہ کیا۔ بعض نے ذکر نہیں فرمایا۔ مگر ژرف بین علماء کو کماحقہ ٗضرور معلوم ہے کہ کس نے کہاں سے خوشہ چینی کی ہے.... چاند کی روشنی سے ہر گھر میں اُجالا ہوتا ہے۔ پھر چاہے امیر کا محل ہو یا غریب کی کُٹیا۔ پھر چاہے وہ اپنے آپ کو کتنا مستغنی کیوں نہ سمجھے.....!!

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی تعلیمات پر چلنے ،آپ کے کمالات کو جاننے، اورآپ کے اِحسانات کو ماننے، کی توفیق عطا فرمائے.... آمین ....ثم آمین ....بجاہ سیدا لمرسلین وعلی آلہ وصحبہٖ اجمعین......!!!

کتابیات

۱۔ مکتوبات امام ربانی مجدّ دالف ثانی رحمتہ اللہ علیہ سہ جلد۔

۲۔ مکتوبات معصومیہ: حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ۔

۳۔ زبدۃالمقامات: خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمتہ اللہ علیہ۔

۴۔ عمدۃالمقامات: حضرت شاہ محمد فضل اللہ مجدّدی رحمتہ اللہ علیہ۔

۵۔ سیرت مجدّ دالف ثانی: استاذی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

۶۔ حضرت مجدّ دالف ثانی: حالات، افکار، خدمات: ایضاً۔

۷۔ مجدّ دہزارۂ دوم: ایضاً۔

۸۔ صراط مستقیم: ایضاً

۹۔ حضرت مجدّ دالف ثانی: مولینا سید زوار حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۰۔ دررالثانی: تلخیص مکتوبات: مولینا ہدایت علی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۱۔ حضرت مجدد الف ثانی: ایک تحقیقی جائزہ: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفی خاں۔
۱۲۔ مکتوبات امام ربانی کی دینی و معاشرتی اہمیت: ڈاکٹر سراج احمد خاں۔
۱۳۔ تزک جہانگیری: نور الدین جہانگیر
۱۴۔ منتخب التواریخ: ملا عبد القادر بدایونی۔
۱۵۔ منتخب اللباب: خافی خاں
۱۶۔ مآثر الامراء: شاہنواز خاں محمد الہ الدولہ۔
۱۷۔ دائرہ معارف اسلامیہ اردو: دانش گاہ پنجاب۔
۱۸۔ مکتوبات خواجہ محمد نقشبند رحمتہ اللہ علیہ (وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول)۔
۱۹۔ مکتوبات سیفیہ: خواجہ محمد سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ۔
۲۰۔ گلشن وحدت: خواجہ عبد الاحد وحدت رحمتہ اللہ علیہ۔
۲۱۔ مآثر عالمگیری: محمد ساقی مستعد خاں۔
۲۲۔ سوانح عمری امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ: مولینا محمد حسین صاحب۔
۲۳۔ اخبار الاخیار بمع مکتوبات: شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ۔
۲۴۔ سیرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ: ابو البیان محمد داؤد پسروری۔
۲۵۔ تذکرہ: مولنا ابو الکلام آزاد۔
۲۶۔ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین: **مولینا شاہ ابو الحسن زید فاروقی رحمتہ اللہ علیہ۔**
۲۷۔ رود کوثر: شیخ محمد اکرام۔
۲۸۔ تجدید و احیائے دین: مولینا ابو الاعلیٰ مودودی۔
۲۹۔ مئے لالہ فام: ڈاکٹر جاوید اقبال۔
۳۰۔ کلیات علامہ اقبال فارسی و اردو: علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ

☆.....☆.....☆

Marfat.com

INTERNATIONAL WEB SITES ON
HAZRAT MUJADDID ALF-I-THANI
(RADI ALLAHO ANHO)

Syed Anis Ahmed Masoodi

1.http://www.ahle-sunnat.org.uk/rabani.html

2.http://www.jaihoon.com/sirhindi/index.htm

3.http://www.hakikatkitabevi.com/english/sahaba3.htm

4.http://www.hizmetbooks.org/endless.html

5.http://www.hakikatkitabevi.com/english.htm

6.http://www.naqshbandi.org/chain/25.htm

7.http://www.nfie.com/research.htm

8.http://www.storyofpakistan.com/articletext.asp?artid=a01

9.http://www.districts.nic.in/fatehgarhsahib/shrines.htm

10.http://www.britannica.com/eb/article?eu=69748

11.http://www.al-maqsood.org/

Marfat.com

نئی مطبوعات

نمبر شمار	کتاب کا نام	نام مصنف / مرتب / مترجم	صفحات
۱۔	جذبات واحساسات	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	4
۲۔	افتتاحیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	136
۳۔	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (حیات، علمی اور ادبی خدمات)	ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی	928
۴۔	انوارِ مظہریہ	مولانا یونس باڑی مظہری	488
۵۔	یادگارِ مجدد	معاونین	100
۶۔	باقیات مظہری	عبد الستار طاہر	72
۷۔	جواہر مجددیہ	خواجہ احمد حسین خان قادری	136
۸۔	قرآنی دریچے	رقیہ مظہری وعظمہ مسعودی	200
۹۔	حضرت محبوب الٰہی اور ڈاکٹر محمد اقبال	جاوید اقبال مظہری	12
۱۰۔	مولود مسعود	جاوید اقبال مظہری	12
۱۱۔	جہاں نما	ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	48
۱۲۔	مکتوبات مسعودی	عبد الستار طاہر	144
۱۳۔	تاجدارِ سرہند	حاجی معراج مسعودی	24
۱۴۔	جہانِ امامِ ربانی	زیرِ تدوین	
۱۵۔	مناقب شیر خدا	جاوید اقبال مظہری	8
۱۶۔	دین فطرت	زیرِ تدوین	

Marfat.com

Marfat.com

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI
ادارۂ مسعودیہ ۔ کراچی
SINCE 1992
Marfat.com

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI
ادارہ مسعودیہ، کراچی

SINCE 1992

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com